عشقِ رسول ﷺ سے سرشار امیدِ سحر کے پیامبروں کا ترجمان

ماہنامہ

نوائے انجمن

لاہور

جون
2023ء

ہوتا ہے جادہ پیما
پھر کارواں ہمارا

سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ کی صداؤں میں
شہر شہر استقبال، امیدِ سحر کنونشنز، نشستیں، ملاقاتیں

قائدِ طلباء مُبشر حسین حسُنی کا ملک گیر دورہ

انجمن طلباء اسلام

صوبہ بلوچستان اور پنجاب شمالی
کی جواں عزم قیادت
کا تعارف، انٹرویوز

وہ شہرِ حبس میں ٹھنڈی ہواؤں جیسا تھا
علامہ رضاالدین صدیقی مرحوم

قربانی یا بلیدان؟

اسلامی بینکاری
پس منظر، اصطلاحات اور ان کی تفصیل

پاکستانی معاشرہ اور دن بدن
بے حیائی کا فروغ

THE HOLY QURAN
as
ULTIMATE MOTIVATION

ماہنامہ

نوائے انجمن لاہور

انجمن طلباء اسلام پاکستان کا ترجمان

جون 2023ء

چیف ایگزیکٹو
مبشر حسین حسینی
مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام پاکستان

چیف ایڈیٹر
سید حسنین نوری
سیکرٹری اطلاعات انجمن طلباء اسلام پاکستان

ایڈیٹر
محمد عامر اسماعیل
مرکزی نائب صدر ATI پاکستان

سب ایڈیٹر
محمد کامران اکبر رضوی
مرکزی جوائنٹ سیکرٹری ATI پاکستان

مجلسِ ادارت
ریاض الدین نوری • ڈاکٹر خوشی محمد خضری
سید آفتاب عظیم شاہ بخاری • محمد نواز کھرل • نیر صدیقی
شمس الرحمان شمس • حافظ محمد شفیق • محمد علی خان

مجلسِ مشاورت
سردار بیدار حسن • عرفان ساہمل
جواد لودھی • صدیق آفتاب
محمد معین الدین

قلمی معاونین
قاضی طاہر مسعود
محمد اسلم سعیدی
ملک محبوب الرسول قادری
سید مقصود علی شاہ
ظہیر باقر بلوچ
ڈاکٹر نعیم الدین الازہری
پروفیسر ڈاکٹر احمد ندیم رانجھا
انجینیئر سرفراز ضیغم
سلمان علی اقدس

معاون ایڈیٹرز
ساجد الرحمٰن سلہری
سید راشد گیلانی

ڈیزائن/لے آؤٹ
سحر گر پبلی کیشنز
0303-4369596

اندرونی صفحات پر

سنابلِ نور (حمد و نعت) ——— 2
نوائے طلبا (اداریہ) ——— 3
ایامِ حج --- مبشر حسین حسینی ——— 4
قربانی یا بلیدان --- اسد الرحمٰن بھٹی ——— 5
علامہ رضاء الدین صدیقی کو خراجِ تحسین ——— 6
نوجوانوں کی ذمہ داریاں --- سید حسنین نوری ——— 7
تعلیم سب کیلئے --- عامر اسماعیل ——— 8
انجمن کی امتیازی خصوصیات ——— 9
قائد طلباء کا دورہ شمالی پنجاب ——— 10
ناظم شمالی پنجاب جواد خان لودھی کا انٹرویو ——— 16
جنرل سیکرٹری شمالی پنجاب دانش وڑائچ ——— 17
قائد طلباء کا دورہ خیبر پختونخوا ——— 18
اسلامی بینکاری --- سلمان علی اقدس ——— 20
ناظم بلوچستان محمد صدیق آفتاب کا انٹرویو ——— 22
جنرل سیکرٹری بلوچستان محمد زاہد آس کا انٹرویو ——— 23
اخبار انجمن (پروگراموں کی تصویری جھلکیاں) ——— 24
خوف امید اور دعا --- ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن ——— 28
بے حیائی کا فروغ --- مفتی منیب الرحمٰن ——— 29
Quran--Ultimate Motivation - 32
By:Prof. Shahid Raza

زرِ تعاون

فی شمارہ	بیرون ملک	سالانہ ممبر شپ	بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
100/- روپے	5 ڈالر یا مساوی	1200/- روپے	2400/- روپے

پبلشر و چیف ایڈیٹر سید حسنین نوری نے بابا جانی پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر داتا دربار روڈ لاہور سے شائع کیا

رابطہ دفتر: ایوان خیر سٹوڈنٹ سیکرٹریٹ، دربار روڈ لاہور
رابطہ نمبرز: 0331-6465156, 0331-6465156
ای میل: atipak68@gmail.com

صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ

سنابلِ نور

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہ

خورشید صبح دم نکلتا ہوا نظر آیا
ہر سمت ترے حسن کا جلوہ نظر آیا

گلشن میں، بیاباں میں، سمندر میں، فضا میں
تیری ہی ثناء، تیرا ہی چرچا نظر آیا

ساحل سے بہت دور جو آواز دی تجھ کو
بھٹکی ہوئی کشتی کو کنارا نظر آیا

ہے وقت بھی تو، وقت کی رفتار بھی تو ہے
تیرا ہی زمانے میں اجارہ نظر آیا

بخشش کا مِرے دل کو یقیں ہو گیا اظہر
جب تیرے کرم کا مجھے دریا نظر آیا

(محمد کمال اظہر)

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یکساں ہیں کرم فرما، بستی ہو کہ ویرانہ
اُس پیکرِ رحمت کے الطافِ کریمانہ

جو خَلق پناہی ہے، جو شانِ الٰہی ہے
احساس میں بھی اُس کی تمثیل نہیں لانا

اُس شہر سے وابستہ اِک خوابِ تمنّا سے
جو دل پہ ہوا وارد، وہ آنکھ نے کب جانا

رکھ اُن کی شفاعت پر ایقانِ مکمل، پھر
جس دن سے تھا گھبرانا، اُس دن سے نہ گھبرانا

تُو حاملِ نسبت ہے اُس در کی غلامی کا
جچتا ہے تجھے واللہ، مقصود یہ اِترانا

(سید مقصود علی شاہ)

انجمن طلبہ اسلام پاکستان کا پہلا مرکزی صدر وناظم مشرقی پاکستان محمد حنیف طیب کو اور مرکزی معتمدِ عمومی محمد شاکر ولد محمد شفیع کو منتخب کیا گیا۔

نوائے طلباء

عزم و یقین کی مضبوطی، کامیابی کی کلیدِ اول

یقین ایمان کی مضبوطی اور امید ایمان کا دوسرا نام ہے قوموں کے عروج زوال میں قومیں اس وقت اپنی بربادی کو خود مسلط کر دیتی ہیں جب یقین متزلزل ہونے لگتے ہیں یقین وہ منزل ہے جس کی پختگی ابراہیم کو آتش نمرود تک کا سفر بلا خوف وخطر طے کرا دیتی ہے یقین ہی قوموں میں فولاد کا کردار ادا کرتا ہے غیر یقینیت تباہی کا آغاز ہوتی ہے حکیم الامت نے اس نکتہ دقیق کو یوں بیان فرمایا۔۔

سن اے تہذیب حاضر کے گرفتار
غلامی سے بتر ہے بے یقینی

(To have no faith is worse then slavery)

وطن عزیز پاکستان اسوقت جن حالات کا شکار ہے اس میں پاکستان کے مقتدر طبقہ بااثر طاقتور حلقوں کی کوتاہ اندیشی غلط پالیسیوں کا تسلسل غیر جمہوری روایات اسلام اور پیغمبر اسلام کی تعلیمات سے روگردانی بنیادی وجوہات ہیں سیاسی انتشار اخلاقی بحران جمہوری قدروں کی پامالی، عدالتی تماشے، معاشی بدحالی، اداروں کی باہمی چپقلش، آئین پاکستان کی بے توقیری، عوام الناس کی آوازوں کو دبانا معمول بن چکا ہے۔ غربت، احتیاج اور افلاس اگر انقلاب پیدا نہ کرسکیں تو جرائم پیدا کرتے ہیں۔ غربت افلاس مفلوک الحالی اور طوائف الملوکی کبھی بانجھ نہیں ہوتے وطن عزیز کی ان گوناگوں مشکلات میں غیر یقینیت کا عفریت سب سے خطرناک ہے جو جھگی جھونپڑی سے محل کوٹھی تک یکساں طور پر عوام کے ذہنوں پر چھایا ہوا ہے۔ یقین کی منزل پر فائز قومیں مشکل سے مشکل حالات سے نبرد آزما ہوکر انہیں شکست دے سکتی ہیں کیونکہ بقول فرزند کشمیر حکیم الامت:

یقین مثل خلیل آتش نشینی
یقیں اللہ مستی خود گزینی

امید نہ کھونا اور صبر آزما حالات میں اعصاب پر قابو رکھنا اہل ایمان کا وصف ہے جو انہیں دیگر انسانوں سے ممتاز کرتا ہے پاکستان کے لوگ عزم و ایمان کا پیکر ہیں جن کے ایمان کو غیر یقینت کا دیمک لگ رہا ہے جسے بروقت روک کر اس کا تدارک کیا جانا ازبس ضروری ہے۔ اس کارمشکل کے لیے ملت کے نوجوانوں کو ہی امید و ایمان کا پرچم لیکر اٹھنا ہوگا یقین کی شمعیں جلانی ہوں گی تاکہ وہ مصور پاکستان کے اس فرمودہ خوش گوار کا مصداق بنیں:

جب اس انگارہ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پر روح الامیں پیدا

یقین کی طاقت روح الامین جیسی طاقت ہے جو موسیٰ کو نیل، ابراہیم کو آگ، یونس کو سمندری مچھلی کے پیٹ کے اندر، ایوب کو رنج و آفت، یعقوب کو ہجر، یوسف کو قید و بند اور کنویں میں سرشار رکھتی ہے۔ یہی یقین بدر واحد، حنین وخندق کے کٹھن اور اعصاب شکن حالات میں حق کو زندہ رکھتا ہے اور یقین ہی کربلا میں 72 لوگوں کو ہمیشہ کی فتح عنایت کرتا ہے۔ ملت کے نوجوان اگر اپنے اندر اس عزم و یقین کی شمع روشن کرنے میں کامیاب ہوجائیں تو یقینی طور پر ہم مملکت خداداد میں عام انسانی حریت کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتے دیکھیں گے

مکے نے دیا خاک جنیوا کو یہ پیغام
حریت آدم یا حریت اقوام

(ایڈیٹر)

اداریہ

انجمن کے آئین ساز ادارے کو مجلس مشاورت کہتے ہیں۔

ایامِ حج

تحریر:
مبشر حسین حسینی
مرکزی صدر
ATI پاکستان

حج ایک اہم رکن اور فرض عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار دنیوی و اخروی مقاصد و مصالح اور بے حد و حساب اجر و ثواب اور نا قابل شمار فضیلتوں کا ذریعہ ہے۔ یہ کوئی عام تقریب یا سالانہ رسم و رواج نہیں بلکہ اللہ اور رسول ﷺ کی واضح ہدایات و تعلیمات کی پیروی ہے، جس میں بے شمار دینی، دعوتی اور سماجی ہدایات و پیغامات ہیں۔ اس کے عظیم مقاصد میں، اللہ کریم کی صحیح معرفت، اس کی مکمل اطاعت، عقیدہ توحید و رسالت پر ثابت قدمی، ایمان و یقین کی پختگی اور ایثار و قربانی کا جذبہ سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ حج تمام انبیاء کرام کی سنت، زمین پر اللہ کی عبادت کیلئے تعمیر کردہ پہلی عمارت سے لگاؤ کی علامت، ابراہیمؑ کی اذان اور پکار پر عالمی سطح پر امت کی طرف سے اس کا مثبت جواب، حضرت ابراہیمؑ کی کعبہ کی تعمیر کے وقت کی گئی دعاؤں کا ثمرہ اور مسلمانوں کی سیدی آقا علیہ السلام سمیت دوسرے انبیاء کی بھی قدردانی کی دلیل ہے۔ حج مختلف امتیازات، بے شمار فضائل اور بے حد حساب اجر و ثواب والی عبادت ہے جو بیک وقت مالی عبادت بھی ہے اور جسمانی بھی، اس میں نماز بھی ہے، اور فدیہ کی شکل میں روزہ بھی، یہ خانہ کعبہ کے تعلق سے مسلمانوں پر مشروع دیگر اعمال طواف، عمرہ اور استقبال قبلہ میں سب سے

حج ایک عظیم دعوتی مشن ہے جس میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو سال میں ایک بار، ایک ساتھ، ایک جگہ اتحاد و اتفاق اور مساوات کا عملی مظاہرہ اور انتشار و افتراق سے بچنے کی تعلیم دی گئی اور اس کو مسلمانوں کے باہمی تعارف، ایک دوسرے کے حالات اور ضرورتوں سے واقفیت اور تجربات سے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ بنا دیا گیا

اہم اور نمایاں عمل ہے۔ حج متعین مہینوں، تاریخوں، اوقات اور مقامات پر کئے گئے اعمال اور ممنوعات احرام سے اجتناب پر مشتمل ایک دینی شعار ہے۔ جسے اگر اخلاص اور سنت نبوی کے مطابق ادا کیا جائے تو حج مبرور ہے اور اس کا اجر جنت ہے، اور اگر فسق و فجور اور گندگیوں سے بچتے ہوئے انجام دیا جائے تو نومولود کی طرح گناہوں سے پاکی کا ذریعہ ہے۔ استطاعت کے باوجود نہ کیا جائے تو ایمان کو خطرہ، اور ادائیگی میں بلا عذر تاخیر موجب خسارہ ہے۔ حج میں تلبیہ کا بکثرت پڑھنا، سورہ کافرون و سورہ اخلاص کی قراءت اور عرفہ کی خاص دعا وغیرہ کے ذریعہ "توحید" کی طرف خصوصی توجہ اور شرک سے اجتناب کی تاکید ہے، اس میں اللہ کے قرب اور حقیقی سربلندی کے لئے صرف تقویٰ اور للّٰہیت کو اصل معیار قرار دیا گیا۔ دوسری عبادات نماز، روزہ، زکات کی طرح اس کے اعمال و مناسک میں بھی وقت کی پابندی دراصل وقت کی اہمیت اور ہر میدان میں اس کے شاہ کلید ہونے کا اعتراف ہے، حج کی ابتدا طواف قدوم سے اور اس کی تکمیل طواف وداع کے ذریعہ خانہ کعبہ کی مرکزی حیثیت کا اعلان ہے۔ اس موقع پر منیٰ میں واقع شیطان کی علامت کے طور پر بنائے گئے جمرات کی رمی شیطان کے بہکاوے میں نہ آنے کا عہد ہے، صفا و مروہ کی سعی حضرت ہاجرہ و اسماعیل کی یادگار، اللہ پر ہر حال میں یقین اور اس کے احکام کی آخری حد تک تعمیل کی مثال ہے۔ حج کی یہ حیثیت افراد پر زندگی میں صرف ایک بار فرضیت دین میں آسانی اور دشواری سے بچنے کی علامت ہے۔ حج کی استطاعت رکھنے والے اور نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کے لئے ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں تمام نیک اعمال کو افضل اور سب سے زیادہ محبوب قرار دے کر، یوم عرفہ کے روزہ کی مشروعیت، تکبیرات تشریق، دعاؤں اور قربانی کے ذریعہ

حج کی ابتدا طواف قدوم سے اور اس کی تکمیل طواف وداع کے ذریعہ خانہ کعبہ کی مرکزی حیثیت کا اعلان ہے۔ اس موقع پر منیٰ میں واقع شیطان کی علامت کے طور پر بنائے گئے جمرات کی رمی شیطان کے بہکاوے میں نہ آنے کا عہد ہے، صفا و مروہ کی سعی حضرت ہاجرہ و اسماعیل کی یادگار، اللہ پر ہر حال میں یقین اور اس کے احکام کی آخری حد تک تعمیل کی مثال ہے

اجر و ثواب کے حصول کا موقع دیکر اسلام میں غریبوں کی رعایت کی بھی ایک طرح سے واضح مثال پیش کی گئی۔ حج اس نقطہ نظر سے بھی اہم ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سابقہ نبی ہونے کے باوجود حج کے بعض اعمال میں ان کی سنت کے احیاء، اسی طرح نمازوں میں ان پر درود بھیجنے کو امت محمدیہ میں عبادت کا جزء قرار دیا گیا اور یہ پیغام دیا گیا کہ مسلمان تمام انبیاء کے قدرداں ہیں اسی لئے توحید خالص اور قربانی پر مشتمل جذبہ ابراہیمی پر عمل کی ترغیب دی گئی اور اس کو حج جیسے عمل کا حصہ بنا کر ثواب کا مستحق بنا دیا گیا، اور اس طرح حضرت ابراہیم کی دعا مفہوم "اور آنے والے لوگوں میں میرا ذکر خیر جاری کردے" کو قبول کر کے اللہ کریم نے رہتی دنیا تک ان کا ذکر خیر محفوظ کر دیا۔ حج ایک عظیم دعوتی مشن ہے جس میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو سال میں ایک بار، ایک ساتھ، ایک جگہ اتحاد و اتفاق اور مساوات کا عملی مظاہرہ اور انتشار و افتراق سے بچنے کی تعلیم دی گئی اور اس کو مسلمانوں کے باہمی تعارف، ایک دوسرے کے حالات اور ضرورتوں سے واقفیت اور تجربات سے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔ حج کے بیشتر اعمال و مناسک میں ملی اتحاد و اجتماعیت کا خاص طور پر خیال رکھا گیا اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو خاص ایام میں ایک ساتھ حج کے بیشتر اعمال، وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا پابند کیا گیا، مردوں کو ایک ہی لباس (احرام) میں رہنے اور حج کے لئے مختص ایک ہی خاص ذکر "تلبیہ" کو دہراتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ ایک ساتھ آنے جانے اور مناسک حج ادا کرنے کی ترغیب دی گئی۔ حج میں عرفہ کا دن سب سے زیادہ اہم ہے اور وہاں ۹ ذوالحجہ کا وقوف حج کا سب سے بڑا فرض ہے جس کے بغیر حج کی ادائیگی ممکن نہیں۔ اسی دن اللہ کی طرف سے بندوں کی سب سے زیادہ مغفرت کی جاتی ہے، یہاں تک کہ اللہ اپنے ان بندوں پر فرشتوں کے سامنے اظہار فخر فرماتا ہے۔ اس دن کی ایک اہم وصف ملی اتحاد و اجتماعیت کا اہم ترین مظہر ہے۔

★★★★★

محمد یعقوب قادری انجمن طلبا اسلام مغربی پاکستان کے ناظم، عبد المجید منشی شریک معتمد قرار پائے۔

> **اللہ تعالیٰ** کو نہ ان (قربانی) کا
> گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون،
> مگر صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔
> (سورہ الحج:۳۷)

قربانی یا بلیدان؟

اسد الرحمن بھٹی
سابق رہنما ATI وفاقی اردو یونیورسٹی اسلام آباد

گزشتہ روایات کی مانند امسال بھی مذہب سے بیزار لوگوں نے تہوار کا سہارا لے کر اپنے دل کے نشتر چلانے کا اہتمام مکمل کر رکھا ہے۔ ہر مذہبی تہوار کے موقع پر مذہبی احکامات کے سلسلے میں ہونے والے خرچ اور تجارت کو فضول خرچی، پیسے کے ضیاع سے جوڑ کر مذہبی عقائد میں نقب لگانے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ کمزور عقیدہ مذہبی پیروکار ایسے ہر عمل سے دور رہیں۔ بلیدانجس سے ان کا مذہبی احکامات و عبادات کی جانب رجحان ترویج پا سکے۔ دین اسلام کی تمام عبادات و احکامات کا منبع تقوی ہے۔"تقوی کیا ہے؟"مولا علی (کرم اللہ وجہہ) تقوی کی تعریف کرتے ہیں۔"یعنی اللہ کا خوف، شریعت کے مطابق عمل، کم پر قناعت اور آخرت کے دن کی تیاری"گویا کہ تقوی چار چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اللہ کا خوف، شریعت کی مکمل تابعداری، کم پر قناعت، اور یوم آخرت کی تیاری "کم پر قناعت" کا جذبہ پیدا کرنے کی خاطر دین اسلام میں روزہ اور قربانی جیسے احکامات کا نزول ممکن ہوا۔ رب کو کسی روزے دار کی سارا دن کی بھوک و پیاس سے کچھ سروکار نہیں، بالکل اسی مانند رب تک قربانی کا گوشت یا خون نہیں پہنچتا۔ اگر کوئی چیز اللہ پسند کرتا ہے، تو وہ جذبہ ایثار و تقوی ہے۔ جو ایک انسان حالت روزہ اور وقت قربان محسوس کرتا ہے۔ منکرین کا سب سے بڑا سوال قربانی کی بجائے کسی غریب کی مدد کیوں نہ کی جائے؟ اگر کسی شخص کی قربانی کا مقصد محض دکھاوا، ریاکاری اور اپنی معاشی برتری ثابت کرنا ہے، تو وہ قربانی محض اس خالق کی مخلوق کا اشرف المخلوقات کی بھینٹ چڑھنے کا عملی نمونہ ہے، ایسی قربانی کا نہ تو رب نے حکم دیا نہ کسی بھی مذہبی پیرائے میں اس کی توجیح پیش کی جا سکتی ہے۔ قربانی جس عظیم پیغمبر کی سنت کی پیروی پر ادا کی جاتی ہے۔ ان کا مقصد بھی صرف رب کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔ ذبیح اسماعیل کے حکم سے (نعوذ باللہ) رب کا مقصد انسانی خون سے اپنی پیاس بجھانا نہیں تھا۔ اس کے پس پردہ مقصد اپنے پیغمبر سے اپنی سب سے پیاری چیز کی قربانی کا حکم صرف اور صرف اس پیغمبر کو ایثار کے جذبے سے سرشار کرنا تھا۔ تاکہ وہ پیغمبر اپنی قوم میں اس جذبے کی ترویج کو ممکن بنائے۔ اللہ خالق کن اور مالک اسباب کل جہاں ہے۔ اگر وہ کسی انسان کو مال و معاش کی صورت میں اپنی مخلوق کے لیے قربانی کا حکم دے تو وہ اس کے متبادل یہ دلائل نہ پیش کرے اے مالک یہ مال و معاش میری محنت ہے میرا کل اثاثہ ہے۔ انسانی جان کی قیمت دنیا میں موجود تمام چیزوں سے افضل تر ہے۔ اگر کوئی رب کے لیے اسے پیش کر سکتا ہے، تو رب کے حکم پر اس کی مخلوق کی خاطر سب کچھ قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ قربانی کی اصل اساس خون بہا یا نمود و نمائش نہیں اور نہ ہی قربانی کے اس عمل سے غریب کی غربت پر پردہ ڈالا جا سکتا ہے۔ یہ عمل ایک چھوٹی سعی کا آغاز ہے۔ وہ شخص جس کو غریب کی غربت سے سروکار نہیں اور اپنے مال پر ناز ہے۔ اس میں ایثار کے جذبے کو جگانے کا نام "قربانی" ہے۔ یہ دیوتاؤں کے حضور کسی جانور کے بلیدان کا نام نہیں۔ قربانی کا اصل احساس تب ہی کسی دل میں پھوٹے گا۔ جب کوئی شخص اس کی حقیقی اساس تک پہنچے گا وگرنہ اس مادیت پرستی میں ڈوبی قوم کے لیے یہ ایک مذہبی تہوار کے علاوہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ منکرین کا دوسرا بڑا سوال قربانی کے موقع پر غریب کی دادرسی کی بجائے محرومی میں اضافہ ہوتا ہے؟ دین اسلام میں قربانی کو واجب عمل قرار دیا۔ جس کا مقصد صرف صاحب استطاعت لوگ اس سنت پر عمل پیرا ہوں اور تاکہ جو استطاعت سے محروم ہیں۔ ان کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو سکے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، جب کوئی انفرادی حیثیت میں قربانی کو ریاکاری اور دکھاوے میں تبدیل کرتا ہے، تو وہ قربانی کی عظیم سنت کی پیروی نہیں بلکہ اپنی ہوس اور نفس کا پیروی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ نتیجتاً اس عمل سے کسی غریب کے احساس محرومی میں اضافہ ہوتا ہے تو انفرادی ہوس کے عمل سے قربانی کی سنت کو ہدف تنقید بنانا صرف مذہب سے بیزاری کا مظاہرہ ہی ہو سکتا ہے۔ دین اسلام میں صاحب استطاعت پر سال میں ایک دن قربانی کے ذریعے غریب کی دادرسی واجب نہیں۔ دین اسلام میں سارا سال غریبوں کی دادرسی کے لیے زکواۃ، صدقہ و خیرات کا حکم ہے نہ صرف حکم بلکہ احکامات پر عمل درآمد کے باقاعدہ اصول وضع کیے گئے ہیں۔ اگر کوئی شخص سارا سال غریب کی دادرسی سے غافل رہے اور عید قربان کے موقع پر غریب کی دادرسی کے نام پر ریاکاری کا مظاہرہ کرے تو اس کا شریعت کے حکم سے کوئی تعلق نہیں۔ مذہب سے ناآشنائی مذہب سے بیزاری کا بنیادی سبب ہے۔ مذہب سے دور لوگوں کو دعوت فکر دی جاتی ہے، کسی بھی مذہب کو اس کی تعلیمات سے سیکھیں اور نہ ہی مذہبی پیروکاروں کے افعال و اقوال سے۔ سب سے بڑا المیہ صاحب استطاعت لوگ اس تہوار پر بیش قیمت جانور تو قربان کر دیتے ہیں۔ مگر سارا سال دلوں وہی نفرتیں پال کر بیٹھے رہتے ہیں۔ سارا سال اپنے افعال، اقوال اور کردار سے غرباء کی خواہشوں کو قربان کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی قربانی رب کے نام پر "بلیدان" کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ اس لیے تمام صاحب استطاعت لوگوں سے درخواست ہے وہ اپنی قربانی کے عمل کو اپنے افعال، اقوال و کردار سے "سنت عمل" بنائیں نہ کے کسی دیوتا کا "بلیدان"۔

> ایثار کے جذبے کو جگانے کا نام "قربانی" ہے۔ یہ دیوتاؤں کے حضور کسی جانور کے بلیدان کا نام نہیں۔ قربانی کا اصل احساس تب ہی کسی دل میں پھوٹے گا۔ جب کوئی شخص اس کی حقیقی اساس تک پہنچے گا وگرنہ اس مادیت پرستی میں ڈوبی قوم کے لیے یہ ایک مذہبی تہوار کے علاوہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔

انجمن کے مرکزی دفتر کا افتتاح 23 اگست 1970ء بروز اتوار قطبِ مدینہ حضرت ضیاء الدّین مدنی علیہ الرحمہ کے فرزند ارجمند جناب فضل الرحمن مدنی علیہ الرحمۃ نے کیا

انجمن طلباء اسلام کے سابق مرکزی رہنما
شاہینِ ضیاء الامتؒ، کالم نگار نورِ بصیرت روزنامہ نوائے وقت
زاویہ نشین

علامہ رضاء الدین صدیقی

کے وصال پر احباب کا خراجِ تحسین

ڈاکٹر حمزہ مصطفائی

سابق مرکزی صدر
انجمن طلباء اسلام پاکستان

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ کے شاگرد رشید اور مرید صادق حضرت علامہ محمد رضا الدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ علمی شخصیت اور ایک عظیم خطیب تھے۔ آپ جہاں پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب مدظلہ کی امانتوں کے امین تھے وہاں سابقین انجمن طلباء اسلام کے محبوب دوست اور حاضرین انجمن طلباء اسلام کے محسن و مشفق اور مربی تھے۔ آپ سنی دانشوروں کے راہنما اور قلمکاروں کے مقتدا تھے۔ انجمن طلباء اسلام کے دور میں ہم نے ایک ساتھ کام کیا۔ وہ انتہائی معاملہ فہم اور ذہین انسان تھے۔ انھوں نے بطور صوبائی نائب ناظم مثالی انداز میں کام کیا۔ ان کے تعاون کی وجہ سے نہ صرف صوبائی کابینہ بلکہ مرکزی کابینہ کے کام میں بھی بہت مدد ملتی تھی۔ انھوں نے نہ صرف صفہ اکیڈمی کے امور میں انتہائی نمایاں کردار ادا کیا بلکہ مصطفائی تحریک کے بنیادی فکری کام میں بھی انھوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مصطفائی فاونڈیشن کے ابتدائی کام میں بھی وہ ہمارے دست و بازو تھے۔ زاویہ پبلشرز کی علمی خدمات اور نوائے وقت کے کالم ان کی صلاحیتوں کے جزوی مظہر ہیں۔ وہ زمانہ طالب علمی میں جس بھی امتحان میں بیٹھے انھوں نے اکثر گولڈ میڈل اپنے نام کیا ورنہ کم از کم نمایاں ترین پوزیشن ضرور حاصل کی۔ سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو جو بے پناہ صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں ان سے کماحقہ استفادہ نہ کیا جا سکا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کو اپنے حبیب لبیب کے صدقے بلا حساب بخش دے۔ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات میں بلندی فرمائے۔ اس موقع کے لیے کسی نے خوب کہا تھا کہ: خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را اللہ تعالی ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین، بجاہ طٰہٰ و یٰسین۔

نیئر صدیقی

سابق مرکزی سیکرٹری اطلاعات
انجمن طلباء اسلام پاکستان

ہم سب کے دلوں کے انتہائی قریب، ہمارے دینی، تنظیمی، تحریکی اور فکری ساتھی جناب رضاء الدین صدیقی کی ذات میں خودی اور انکساری کا وہ منفرد اور شاندار امتزاج نظر آتا تھا جو عام طور پر نا پید ہے۔ وہ ایک باوقار مگر شفیق مزاج کے حامل ایسی شخصیت تھے جن کے چہرے، گفتار اور کردار سے صوفیانہ رنگ چھلک چھلک کر تشنگان معرفت کو سیراب کر رہا ہوتا تھا۔ ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے متبرک دستر خوان سے رزق علم و سخن حاصل کرنے والے رضاء الدین صدیقی کے علمی اور روحانی مراتب کا احاطہ کرنا تو مجھ جیسے کم علم اور کج فہم شخص کے بس کی بات نہیں البتہ ان کی انسان دوستی، مردم شناسی ، ادبی محاسن اور شگفتہ مزاجی پر گھنٹوں گفتگو مجھ جیسا شخص بھی کسی تردد کے بغیر کر سکتا ہے۔ میرا جناب صدیقی صاحب کے ساتھ نیاز مندی کا سلسلہ 1997 کے اوائل میں شروع ہوا جب ہم نے ان کے زاویئے کے اوپر والی منزل میں اے ٹی آئی کا صوبائی دفتر شروع کیا۔ اس دوران صدیقی صاحب سے ہونے والی انتہائی مختصر ملاقاتیں ہمیں ہمیشہ عزم و ہمت اور جہد مسلسل کی ڈوز دیتی رہتی تھیں، یادوں کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ کھاریاں میں منعقدہ نعتیہ مشاعرہ میں صدارتی خطبہ دیتے ہوئے انہوں نے کسر نفسی کی انتہا کر دی۔ فرمانے لگے کہ مجھے احساس ہے کہ آپ لوگوں نے اس شاندار مشاعرہ کی صدارت مجھے میری شاعری کی وجہ سے نہیں صرف بعد مکانی کی وجہ سے دی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی شہرہ آفاق نعت سنا کر ہمارے فیصلہ کے درست ہونے پر مہر بھی لگا دی۔ جب بھی آنکھوں میں ترے شہر کا منظر جاگے کتنی خوابیدہ تمناؤں کا منظر جاگے آخر میں ارشد حسین بھٹی کا شعر جناب صدیقی صاحب کی نذر۔

وہ شہر حبس میں ٹھنڈی ہواؤں جیسا تھا
غضب کی دھوپ میں برگد کی چھاؤں جیسا تھا

حالاتِ حاضرہ میں نوجوانوں کی ذمہ داریاں

سید حسنین نوری
مرکزی سیکرٹری نشرواشاعت ATI پاکستان

نوجوان کسی بھی ملک وملت کا اہم سرمایہ ہوا کرتے ہیں۔فطرت انسانی میں ودیعت کردہ سچائی ہے کہ انسانی زندگی کی بہار عمر جوانی میں ہی مضمر ہے۔ جوان سال کچھ کر دکھانے کی صلاحیت سے لبریز ہونے کے ساتھ اپنی غلطیوں سے سیکھنا بھی جانتے ہیں۔نوجوان دراصل آگ ہیں اور آگ کسی بھی جانب اپنا رخ موڑ سکتی ہے۔

یہ نقطہ غور طلب ہے کہ افراد کا بغیر غور وفکر اور شعور آ گہی کا مجموعہ قوم نہیں بلکہ گھوڑوں کی وہ بھیڑ ہے جس کی لگام نہیں، اونٹوں کا وہ خاندان ہے جس کی ناک میں نکیل نہیں، وہ منہ زور دریا ہے جس کا کوئی بند نہیں، اس لئے صرف یہ کہا جانا کہ نوجوان قوم کی تعمیر میں کردار ادا کر سکتے ہیں قطعاً بحث طلب ہوگا۔ترقی میں کردار کے لئے تربیت اور مثبت ماحول کا میسر نہ ہونا یقیناً کسی آوارا لاوے سے کم نہیں۔ نوجوانوں کی تربیت کے لئے تاکہ وہ آگ کے اوارا لاوے کی طرح نقصان دہ ثابت نا ہوں لہذا اسلامی اصولوں پر ان کی بنیادیں بنانا انتہائی اہم ہے۔نوجوانوں کے اندر قربانی، ہمت اور استقامت کے ساتھ ساتھ فرائض کی ادائیگی کا جذبہ پیدا کئے بغیر ملک وملت کی بہتری کا سوچنا محض ایک خواب ہے جو حقیقت کا روپ نہیں دھار سکے گا۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب تک شمع خود نہ جلے اجالا نہیں ہوتا، پھول جب تک شاخ سے جدا نہ ہوں جائیں گلے کا ہار نہیں بنتے اور جب تک کسی نظریے کے فروغ کے لئے خون کا نذرانہ نا دیا جائے قوم سرخرو نہیں ہوسکتی۔ اگر قوم کے نوجوان ہونہار و بے باک فرزندان کی طرح سنجیدہ کوششوں سے گریز نہ کرتے ہوئے ،قومی مفادات پر ذاتی مفادات کو ترجیح نہ دیتے ہوئے ،تعمیر ملت کی راہ میں آنے والی ہر رکاوٹ کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں تو تعمیرِ قوم کی راہ میں آنے والی ہر رکاوٹ دریا میں تنکے کی طرح بہہ جائے اور اگر نوجوان عیش پرستی ، بے راہ روی ، ، گمراہی ،جنس پرستی اور ثقافت کی بغاوت کے علمبردار بن جائیں تو غلامی کی طویل زنجیریں ان کے گلے کا طوق بن جائیں اور غلامی اس قوم کا مقدر ہوگی جس کے آنگن میں ایسے بے حس نوجوان پلتے رہیں گے۔تاریخ گواہ ہے کہ نوجوانوں نے جس کام کا بیڑ اسر اُٹھایا اسے کامیابی سے پایا تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیا۔ان کی رگوں میں دوڑتے ہوئے خون میں نظریات کے جذبات کو اپنے لہو سے رنگ کر حقیقت کا روپ دیا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جوانی میں بہادری کی داستانیں رقم کر کے دنیا میں اپنی دھاک کی مثال قائم کی ،امام حسین رضی اللہ عنہ نے درِ باطل پر سر جھکنے نا دے کر اسلام کو تقویت بخشی ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جوانی میں کمال طاقت کی بدولت سیف اللہ کا لقب ملا ، محمد بن قاسم کی سترہ سالہ قیادت نے سندھ میں پہلی دفعہ اسلام کے پرچم بلند کئے ،سر سید احمد خاں ،مولانا ظفر علی خان اور مولانا محمد علی جوہر کی زندگیوں کا مطالعہ کرلیں ان کی جوان سوچ نے برصغیر کا جغرافیہ بدل کے رکھ دیا۔اقبال کی شاعری نے بھی نوجوان ہی کو ترجیع دی اور محمد علی جناح کو قائد اعظم بنا دیا، مصطفی کمال نے تاریخ میں لفظ انقلاب کو بھی اپنی جوانی میں وسعت دے کر عمل سے کر کے دکھایا ،منصور کی سولی سے آج بھی انا الحق کی صدائیں آ رہی ہیں ، طارق نے ساحل اندلس پر کشتیوں کو جلا کر فتوحات سے اپنے جھنڈے گاڑ دیئے ، راشد منہاس نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر ملک وقوم کا سر فخر سے بلند کیا ، افتخار شہید نے تحفظ ختم نبوت پر اپنے تازہ خون کو قربان کر کے تحریک ختم نبوت کی بنیاد رکھی ، عامر چیمہ شہید نے ناموس رسالت پر اپنی جان کا نذرانہ دے کر بنا کسی ڈر اور خوف کے پھانسی کے پھندے کو چوم کر قبول کیا اور یہ ثابت کر دیا جوانیاں وہ انقلاب بر پا کرتی ہیں جسکی مثال دنیا دینے سے قاصر رہتی ہے۔ انجمن طلباء اسلام کے عبدالواحد نے بنگلہ دیش نامنظور کا فلک شگاف نعرہ بلند کر کے بھرے مجمعے میں اسوقت کے وزیر اعظم بھٹو سمیت تمام اشرافیہ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرتے ہوئے مائک چھوڑ کر فرار ہونے پر مجبور کیا۔ یہ سب اگر ممکن ہوا تو بس جوانی کے جوش اور جذبات کے ساتھ ہوا۔

ماضی میں کی جانے والی یہ کاوشیں ، کامیابیاں اور قربانیاں حال میں ہمارے اجتماعی فخر کا باعث ہیں ، ایک چراغ سے ہزار چراغ جلتے ہیں۔قطرہ قطرہ کر کے دریا بنتے ہیں اور دریائی انقلاب او چھے ہتھکنڈوں کو غیر موثر ثابت کر دیتے ہیں۔ وہ دور گزر گیا جب آنکھیں کبوتر کی طرح بند کر لی جائیں۔ اب آپ کو یہ بات سمجھنا ہوگی کہ ایک کا بہادرانہ عمل صدیوں بعد بھی قابل تقلید رہے گا اور ایک کی بزدالانہ روش کے لئے پوری قوم کو جواب دہ ہونا پڑے گا ، دوسروں پر انگلی اُٹھانے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکنا ہوگا اس بات کو ماننا ہوگا کہ کوئی ہمارے اختیار میں نہیں مگر ہم تو اپنے اختیار میں ہیں نا۔لہذا ہمیں اپنے نفس کو اس راہ کا پیروکار بنانا ہوگا جس کی منزل ہماری قوم کی ترقی ہو۔اپنی جانوں کے نذرانے مشن اور فروغ نظریہ اسلام و پاکستان کے لئے ارزاں سمجھنا ہوگا۔اپنے شعبوں کو ذریعہ کمائی سمجھنے کی بجائے عین عبادت سمجھنا ہوگا۔ جماعتی ، تنظیمی ، لسانی ،صوبائی ،نسلی وعلاقائی اختلافات کو زبانی جھگڑوں کی شکل دے کر غیروں کو انگلی اُٹھانے سے باز رکھنا ہوگا۔ ہمیں گفتار کا وہ انداز اپنانا ہوگا جو قابل تقلید ہو ، موت کا وہ عالیشان طریقہ اپنانا ہوگا جس پر عالم رشک کریں اور آنے والی نسلیں ہمیں معمار قوم کی فہرست میں حروف جلی سے ہمارا نام لکھیں۔ اگر قوم کے جدت پسند اور مغربی شکنجے میں پھنسے دماغوں میں یہ سوچ سرایت کر جائے تو یہ ناممکن نہیں کہ قوم تعمیر کی وہ آفاق گیر سرحد پار کر لے کہ دیگر اقوام عالم اس پر رشک کریں۔ دوسرے لوگوں کے لئے خود کو مشعل راہ بنانے کے لئے ہمیں مہذب رویے کو اپنانا ہوگا نئی نسل کے کچے اذہان پر اچھی تربیت کے پکے نقوش چھوڑنے ہوں گے خاموش انقلاب کا بیڑا اُٹھانا ہوگا ورنہ تاریخ کی تاریخوں میں بھی ہمارا نام نظر نہیں آئے گا۔

آج مسلمان تمام تر صلاحیتوں اور وسائل کے باوجود ترقی کی منزل سے دور ہیں۔ کبھی اس بات پر غور کیا کہ یہ عروج اور بلندیاں آخر زوال اور پستیوں میں کیوں بدل گئے۔ عالم اسلام کی اس صورتحال کا اصل سبب اسلام کے حقیقی نظام سے دوری ہے۔اسلام ہی ایسا نظام ہے جس کی بنیاد پہ انسانیت سعادت اور کمال کی راہ طے کر سکتی ہے ، پھر سے اپنے کھوئے ہوئے وقار کو اسی عمل سے دوبارہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مسلمان نہ صرف خود اس نظام سے دور ہیں ، بلکہ اسی وجہ سے عالم انسانیت بھی اس نظام کے فیوض و برکات سے مستفید نہیں ہو پا رہی ، مسلمانوں پر یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ کے نظام کو دنیا بھر میں رائج میں کریں۔ عالم اسلام کا زوال اور زبوں حالی ، ذاتی اقتدار اور مفادات کی خاطر اسلامی اصولوں کو پامال کرنیوالے حکمرانوں اور ہماری انفرادی مفادات کی حد تک سوچ کی وجہ سے ہے۔ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کی کمزوریوں کو اپنی طاقت بناتے ہوئے مسلمانوں کے درمیان اختلافات کو ہوا دی ، مسلمان کمزور ہوتے چلے گئے۔ علم اور تحقیق سے مسلمانوں کی دوری بھی زوال کا اہم سبب ہے ، علم ایک جذبہ طاقت ہے ، مسلمان اس کے وارث ہیں ، ہمیں لوٹ کر اس متاع گراں کو حاصل کرنا ہوگا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے اوجِ کمال کی کلید اسلام کے حقیقی نظام کی پیروی اور علم و تحقیق سے وابستگی ہے۔ عالم اسلام کے رہنماؤں کو مشترکہ دشمن کیخلاف متحد ہونا ہوگا۔ اسلام کی سربلندی کے لئے حقیقی معنوں میں سعی کرنی ہوگی ، دشمن اور اسکی سازشوں کو سمجھنا ہوگا ، ہمارا دشمن ہمارے مستقبل کی امید نوجوانوں کو اپنا وار بنائے ہوئے ہے

(بقیہ صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں)

تعلیم سب کے لئے

تحریر: محمد عامر اسماعیل

آئین پاکستان کی رو سے تعلیم ہر شہری کا بنیادی اور آئینی حق ہے بحثیت مسلمان ہمارے لئے رحمت عالم ﷺ کے فرمودات تعلیم کی اہمیت لئے بہترین نمونہ ہیں۔ آپ پر نازل ہونے والے پہلی وحی تعلیم کی افادیت اور اہمیت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ قوموں کی زندگی میں تعلیم جتنی اہمیت کی حامل ہوتی ہے قومیں اتنا ہی اخلاق، سماجی، معاشی اور اقتصادی ترقی کی بام عروج پر نظر آتی ہیں۔

تعلیم یافتہ معاشرے اقوام عالم کے سامنے عزت کی نگاہ سے دیکھے اور جانے جاتے ہیں۔ سابق وزیر اعظم پاکستان نے 12 مارچ 2014ء کو اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی برائے تعلیم سابق وزیر اعظم گورڈن براؤن سے ملاقات میں کہا تھا کہ ہماری کوشش ہوگی کہ آئندہ 3 سال میں "تعلیم سب کیلئے" کے مقرر کردہ اہداف حاصل کرلئے جائیں لیکن 9 سال گزر چکے یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا، متفقہ طور پر منظور ہونے والی اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد تعلیم اور صحت کا شعبہ صوبائی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں ہے لیکن بد قسمتی سے سالوں گزرنے کے باوجود ان اہم شعبہ جات کے اختیارات صوبائی حکومتوں تک منتقل نہیں کئے جاسکے ان اختیارات کی عدم منتقلی کے باعث مقرر کردہ تعلیمی اہداف کا حصول کسی صورت ممکن نہیں ہوگا۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں مربوط اقدام کرتیں۔ یہ نعرہ اب محض مذاق بن کر رہ گیا ہے کہ تعلیم کیلئے مجموعی قومی آمدن کا 4 فیصد بجٹ مختص کیا جائے گا، چار برسوں میں تعلیمی شعبہ کے بجٹ کیلئے محض 30 ارب روپے سے بھی کم اضافہ کے باعث موجودہ حکمران جماعت کو اپنے دور اقتدار کے دوران شعبہ تعلیم کیلئے 4 فیصد جبکہ اعلی تعلیم کیلئے 25 فیصد مختص کرنے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ وفاقی حکومت آمدہ بجٹ تک اطلاعات کے مطابق تعلیم کیلئے مجموعی آمدن کا 0.8 فیصد مختص کرنے کے کا ارادہ رکھتی ہے جسکے مطابق تقریبا تعلیم کیلئے 250 ارب روپے مختص کرنا ہونگے گزشتہ سالوں میں مختص تعلیمی بجٹ میں 76 ملین روپے کم مختص کیا گیا جبکہ الفاظ کے ہیر پھیر سے تعلیمی بجٹ میں اضافہ کا تاثر دیا گیا جسے تعلیمی حلقوں کی جانب سے مسترد کردیا گیا تعلیمی حلقے تعلیم کیلئے 5 فیصد اور اعلی تعلیم کیلئے 25 فیصد بجٹ مختص کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ترقی یافتہ جمہوری معاشروں میں شعبہ تعلیم میں ترقی کیلئے شرح خواندگی کو 100 فیصد تک لے جانا بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ہم اعلی تعلیمی شعبہ میں اپنی جامعات کے بجٹ کی بات کریں تو بدقسمتی سے ہم جن بین الاقوامی جامعات کے برابر آنے کی بات کرتے ہیں حیران کن طور پر ان ممالک کی کئی جامعات کا بجٹ مسلم ممالک کی تمام جامعات سے زیادہ ہے اس لحاظ سے وفاقی حکومت کی جانب سے پیش کیا جانا والا بجٹ اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر بھی نہیں۔ قوموں میں مقابلے کی فضا کو برقرار رکھنا نیک شگون ہے لیکن ہماری جامعات کو دنیا کی بہترین جامعات کی صف میں شامل ہونے کیلئے بظاہر ابھی کوئی صورت نظر نہیں آتی، جامعات کے انتظام وانصرام کیلئے ل 23 سال قبل بنایا جانیوالے ادارہ جسے ہائیر ایجوکیشن کمیشن کہا جاتا ہے خود بدانتظامی کا شکار نظر آتا ہے۔ حالیہ شائع ہونے والی ایک اخباری رپورٹ کی مطابق ملک بھر کی جامعات کے نگران یہ ادارہ پچھلے تین برسوں میں کمیشن اراکین کی تعداد ہی مکمل نہیں کرسکا جو کہ افسوسناک امر ہے۔ اعلی تعلیم کے ساتھ ساتھ بنیادی تعلیم کیلئے بھی وسائل کی کمی بڑی رکاوٹ ہے لیکن جو وسائل استعمال کئے جارہے ہیں وہ بھی مکمل طور پر بروئے کار نہیں لائے جارہے دورافتادہ بنائے جانے والے بہت سے سکولز مخصوص معاشرتی عوامل کے باعث اشاعت تعلیم میں کوئی کردار ادا نہیں کررہے جبکہ شدید غربت، جہالت اور بڑے زمینداروں اور وڈیروں کے غلبوں کے باعث گھوسٹ سکول اب تک ختم نہیں کئے جاسکے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ محکمہ تعلیم کے ریکارڈ کے مطابق ان سکولوں میں باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے لیکن عملا ان کی عمارات اور مالی وسائل زور آور زمینداروں اور وڈیروں کے تصرف میں ہیں۔ وہ سکولوں کی عمارتوں کو اپنے مویشی باڑوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ وقتا فوقتا ایسے گھوسٹ سکولوں کی نشاندہی کرتے رہتے ہیں لیکن اس جعل سازی اور لوٹ مار کو ختم نہیں کیا جاسکا۔ 100 فیصد بچوں کو سکول بھجوانے کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں پر عائد ہوتی ہے، انہیں چاہیے کہ وہ ان تمام سکولوں کو آباد کرے جنہیں وڈیروں اور زمینداروں نے برباد کررکھا ہے۔ تعلیم کا گرتا ہوا معیار بھی باعث تشویش ہے، جسکا بنیادی سبب ذریعہ تعلیم ہے۔ بنیادی تعلیم لازما اپنی زبان میں ہونی چاہیے۔ نام نہاد انگلش میڈیم پر اصرار معیار تعلیم میں مسلسل پستی کا باعث بن رہا ہے۔ اس حقیقت سے کسی صورت اختلاف نہیں کیا جاسکتا کہ اپنی زبان میں پڑھے بغیر بنیادی تصورات کا فہم اور ادراک ناقص اور ادھورا رہتا ہے۔ ابتدائی تعلیم کا معیار بہتر بنانے کیلئے ضروری ہے کہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے اور انگریزی زبان کو ایک مضمون کے طور پر نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ قیام پاکستان سے لیکر آج تک ملک میں تعلیم کے فروغ کیلئے کوئی خاطر خواہ اقدامات نہیں کئے جاسکے وطن عزیز میں تعلیم کے نام پر ہمیشہ شب خون مارا گیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دہشت گردی سے پاک وطن عزیز کو معاشی اور سماجی طور پر مضبوط بنانے کیلئے "تعلیم سب کیلئے" کے فارمولے پر عمل کیا جائے جس سے یقینا پاکستان ایک تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ ریاست کے طور پر ابھرے گا۔

اعلی تعلیم کے ساتھ ساتھ بنیادی تعلیم کیلئے بھی وسائل کی کمی بڑی رکاوٹ ہے لیکن جو وسائل استعمال کئے جارہے ہیں وہ بھی مکمل طور پر بروئے کار نہیں لائے جارہے دورافتادہ بنائے جانے والے بہت سے سکولز مخصوص معاشرتی عوامل کے باعث اشاعت تعلیم میں کوئی کردار ادا نہیں کررہے جبکہ شدید غربت، جہالت اور بڑے زمینداروں اور وڈیروں کے غلبوں کے باعث گھوسٹ سکول اب تک ختم نہیں کئے جاسکے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ محکمہ تعلیم کے ریکارڈ کے مطابق ان سکولوں میں باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے لیکن عملا ان کی عمارات اور مالی وسائل زور آور زمینداروں اور وڈیروں کے تصرف میں ہیں۔ وہ سکولوں کی عمارتوں کو اپنے مویشی باڑوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ وقتا فوقتا ایسے گھوسٹ سکولوں کی نشاندہی کرتے رہتے ہیں لیکن اس جعل سازی اور لوٹ مار کو ختم نہیں کیا جاسکا

اس زمیں پہ مصطفیٰ ﷺ کا لائیں گے نظام، انجمن طلباء اسلام

انجمن طلباء اسلام کی امتیازی خاصیت

انجمن طلباء اسلام، طلباء کا ایک ایسا قافلہ تیار کرنا چاہتی ہے جو عشق رسول ﷺ سے سرشار ہو، مقام مصطفیٰ ﷺ کا محافظ اور نظام مصطفیٰ ﷺ کا داعی ہو، عظمت صحابہ کا نگہبان اور شان اولیاء کا ترجمان ہو اور اسلامی تعلیمات احکام کی مجسم تصویر ہو، جو اسلام کے آفاقی پیغام پر نہ صرف خود صدق دل اور حسن نیت سے یقین رکھتا ہو اور عمل کرتا ہو بلکہ اسے دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا دینے کا عزم بالجزم بھی رکھتا ہو۔

ملت اسلامیہ کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ رنگ ونسل یا علاقہ وزبان پر مبنی قومیت کی قائل نہیں بلکہ اس کے نزدیک انسان خواہ دنیا کہ کسی علاقہ سے تعلق رکھتا ہو، کوئی سی زبان بولتا ہو، گورا ہو یا کالا ہو، دامن مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ ہوکر ایک ایسی قوم کا فرد بن جاتا ہے جس میں یہ سارے امتیازات ختم ہوجاتے ہیں۔ اسلام وحدت ملی کا جو تصور اور نظام پیش کرتا ہے اس میں فارس سے سلمان فارسی، بصرہ سے حسن بصری، روم سے حضرت صہیب رومی اور حبشہ سے حضرت بلال حبشی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ ملک کر ایک قوم کے فرد بن جاتے ہیں۔ لیکن مکہ سے ابوجہل وابولہب کو یہ حق نہیں ملتا کہ وہ ان حضرات کے ساتھ مل کر ایک قوم ہونے کا دعویٰ کریں اسی لیے حکیم الامت نے کہا

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

برصغیر میں جب مسلمانوں کی علیحدہ قومیت کی تحریک چلی اور جس تحریک کا بنیادی اصول یہ تھا کہ برصغیر کے تمام مسلمان خواہ ان کا تعلق بنگال وآسام سے ہو یا بہار ودکن سے پنجاب وسندھ سے ہو یا سرحد وبلوچستان سے کشمیر سے ہو یا جوناگڑھ سے۔ ایک قوم کے افراد ہیں تو اس قووقت ہندوستان کی ایک بہت بڑی دینی درس گاہ کے شیخ الحدیث نے یہ افسوسناک اعلان کیا کہ ہم اور ہندو ایک قوم ہیں۔ اقبال اس وقت بستر مرگ پر دراز تھے۔ جب ان تک شیخ کا یہ فتویٰ پہنچا تو وہ پیچ وتاب کھا کے رہ گئے اور اس اضطراب کے عالم میں انہوں نے یہ تاریخی اشعار کہے

عجم ہنوز نہ داند رموز دیں ورنہ
زدیو بند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سر ممبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبرز مقام محمد عربی است
بمصطفیٰ برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

قیام پاکستان کے بعد سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی تھی کہ اسلامی قومیت کے اس تصور کو

نصابِ انجمن

وسیع پیمانے پر پھیلایا جاتا۔ طلباء اور نوجوانوں کے ذہن نشین کرایا جاتا تو کبھی بنگالی، پنجابی، سندھی، پٹھان یا بلوچی کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ سب اپنے آپ کو ایک مسلم قومیت کے افراد شمار کرتے ہیں جن کا وطن پاکستان ہے اور حب الوطنی اور حمیت اسلامی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑتے لیکن اس کوتاہی نے ہمیں یہ دن بھی دکھائے کہ مشرقی پاکستان میں بنگلہ قومیت کی بنیاد پر علیحدگی کی تحریک چلی یا چلائی گئی اور سازش اور جارحیت کے ذریعے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ اب اسی قسم کے حالات مغربی پاکستان میں پیدا کئے جارہے ہیں اگر ہم نے اب بھی آنکھیں نہ کھولیں اور لسانی وعلاقائی تعصّبات کے خلاف چٹان بن کر نہ کھڑے ہوئے تو پھر ہمارا اللہ ہی حافظ ہوگا۔ اقبال نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بہت پہلے انتباہ کردیا تھا۔

جو کرے گا امتیاز رنگ و خون مٹ جائے گا
ترک خرگاہی ہو یا اعرابی والا گہر
نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدم ہوگئی
اڑگیا دنیا سے تو مانند خاک رہ گذر

انجمن طلباء اسلام رنگ وخون کے امتیازات اور نسل وعلاقے کے تعصّبات کے خلاف جہاد کا علم بلند کئے ہوئے ہے اور محسوس کرتی ہے کہ ہم ان جاہلی تعصّبات کا خاتمہ صرف اسی صورت میں کرسکتے ہیں کہ اولیائے کرام کے ذریعے سے اسلام کا جو عالمگیر روحانی پیغام ہم تک پہنچا ہے اس پر نہ صرف خود عمل پیرا ہوں بلکہ اسے وطن عزیز کے گوشے گوشے میں پہنچا دیں۔ پنجاب کے داتا علی ہجویری ہوں یا بابا فرید گنج شکر، حضرت بہاؤالحق ہوں یا بابا بلھے شاہ اور سندھ کے عبدالطیف بھٹائی ہوں یا علی شہباز قلندر یا سچل سرمست یا سرحد کے حضرت سید آدم بنوری یا حضرت خواجہ قندھاری سب کا پیغام ایک ہی ہے اور وہ ہے عظمت اسلامی اور وحدت ملی کا پیغام، ہم اولیائے کرام کی تعلیمات کو عام کرکے عوام کی دلی ہمدردیاں حاصل کرسکتے ہیں اور ان کے ذہن کو اسلام دشمن اور طاغوتی طاقتوں کے مخالفانہ پروپیگنڈے سے ہٹا کر وحدت اسلامی کے تصور کی طرف بآسانی موڑ سکتے ہیں جو ہمارا انتہائے وجود ہے اور پاکستان کے قیام اور نظریہ پاکستان کی اساس بھی۔

بقیہ: حالاتِ حاضرہ/ سید حسنین نوری

ہمیں دشمن کی اس کاری ضرب سے ملت کے نوجوانوں کو بچا کر اسلام کی صحیح روح بیدار کرنا ہوگی۔ دشمن کی سازشوں کو ناکام بنائے بغیر عظمت رفتہ کی بحالی ناممکن ہے۔ نوجوانوں کا کردار ہر قوم وملت میں سب سے اہم ہوتا ہے، مسلمانون کا مستقبل بھی نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ضروری ہے کہ نوجوان سب سے پہلے حقیقی اسلام کے پیغام کو سمجھیں اور اسلام کے نظام سے وابستہ ہوں، اس کا حصہ بنیں، ایمان کو مضبوط کریں، محنت کو شعار بنائیں، ہر شعبہ علم میں دلچپی اور دلجمعی کیساتھ آگے بڑھیں، ہر شعبہ زندگی میں کام کرنے اور آگے بڑھنے کی ضرورت ہے، لیکن اسلام کے بنیادی اصولوں کی معرفت، بصیرت ہی وہ واحد راستہ ہے، جو کامیابی کی منزل پہ پہنچا سکتا ہے۔ اس کے بغیر ترقی اور نجات کا خواب پورا نہیں ہوسکتا۔ جہالت کی مخالفت کر کے علم کو عام کرنے کی سعی کرنی ہوگی، اپنے کانوں سے موسیقی کی دھن کا نام ونشان مٹا کر قوم کے درد دل کو گہرائیوں سے محسوس کرنا ہوگا، اس بات کو تسلیم کرنا ہوگا کہ ہم اکیلے کچھ بھی نہیں، ہماری اکیلے کی کوئی پہچان نہیں قوم ہے تو ہماری پہچان ہے، ہم اکھٹے اور اتحاد کے داعی ہیں تو ہماری طاقت سے دشمن خائف ہوگا، درخشاں مستقبل کی بنیاد حال میں بنائی گئی پالیسی پر منحصر ہوگی۔ کل کو سنوارنے کے لئے آج کو بہتر بنانا ہوگا، کھیل کے میدان ہوں یا صحافت کا شعبہ، سیاسی منڈی ہو یا علمی معرکے ہر جگہ تربیت یافتہ نوجوانوں کو شامل کرنے کی اشد ضرورت ہے، نوجوانوں کو اگر قوم کی اکائی کہا جائے تو یہ بے جا نہ ہوگا۔

''عقابی روح'' اور ''بابائے قوم'' کتابچے انجمن کے بانی رکن فاروق مصطفائی کے تصنیف کردہ ہیں

مختلف رفقاء، وشہداء انجمن کی قبروں پر حاضری دی۔ وزیر آباد کے بعد بجوات ضلع سیالکوٹ میں صدر انجمن کا شہر بھر بھرپور استقبال کیا گیا کالجز کے طلبہ نے بجوات شہر کو پھولوں سے سجا کر پتیوں کی بارش برسائی جس سے پورا شہر قائد طلبہ کی آمد پر پھولوں کی خوشبو سے مہک اٹھا، بجوات میں تنظیمی دورے کے لیے 1987 کے بعد برادر مبشر حسین حسینی نے مرکزی صدر کی حیثیت سے دورہ کیا۔ تاریخی کام اور استقبال دیکھ کر صدر انجمن نے کہا کہ بجوات اہل محبت اور خلوص والوں کی سرزمین ہے۔ صدر انجمن نے دورے میں کارگردگی رپورٹ دیکھتے ہوئے مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت کو 50 نصاب انجمن 100 پرچم تحفتاً دینے کی ہدایت کی۔ سرگودھا کے دو روزہ دورے پر پہنچنے پر سب سے پہلے قافلے کے ہمراہ پیر مشتاق صاحب نے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کی خصوصی زیارت کروائی، جس کے بعد تحصیل بھاگٹانوالہ کی قدیمی شاخ مانگنی شریف کا دورے کے دوران ہر گھر سے چراغاں کرتے ہوئے قائد طلبہ برادر مبشر حسین کا استقبال کیا گیا، اہل علاقہ نے ہر گھر سے پتیاں نچھاور کی اور امید سحر سیمینار میں طلبہ نے شرکت کی، اسکے بعد عظیم الشان ریلی کی صورت میں بھاگٹانوالہ میں پہنچے، جہاں رفقاو حاضرین کے ساتھ نشست ہوئی بھاگٹانوالہ میں ہی فروغ عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا گیا جہاں تمام طلبہ سمیت اہل علاقہ کے معزز علماء کرام، مشائخ عظام نے شرکت کی اور صدر انجمن نے گفتگو کی۔ ضلع سرگودھا کا دورہ مکمل کرنے کے بعد صدر انجمن مبشر حسین حسینی کامونکی ضلع گوجرانولہ پہنچے جہاں صدر انجمن کے استقبال کے لیے روائتی انداز سے ٹریکٹروں، گھوڑوں اور سینکڑوں گاڑیوں پر مشتمل قافلے کے ذریعے شہر بھر کا چکر لگایا گیا اور جگہ جگہ بھرپور استقبالیہ کیمپوں سے صدر انجمن نے خطاب کیا۔ جبکہ اسکے بعد کامونکی بلدیہ ہال میں امید سحر طلباء کنونشن کا انعقاد کیا گیا۔ صدر انجمن نے اس بات کو سراہا کہ ہمارے مرکزی قائدین جس علاقے میں موجود ہیں وہاں چراغ تلے اندھیرا ہرگز نہیں، انہوں نے مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت سید حسنین نوری سمیت مقامی قیادت کو شاندار و روایتی استقبال پر خراج تحسین پیش کیا۔ اسکے بعد گوجرانولہ میں عظیم مذہبی سکالر صاحبزادہ رضا ثاقب مصطفائی صاحب سے ملاقات کی، جبکہ اسکے بعد مشہور عالم دین علامہ اجمل قادری، پیر محمد داؤد رضوی صاحب سے ملاقات کی۔ انجمن کے حوالے سے سالانہ پروگراموں کے لیے اول الذکر دونوں شخصیات کے ساتھ پاکستان بھر میں پروگراموں کے شیڈول طے کیے۔ بعد ازاں سارو کی چیمہ میں غازی عامر چیمہ شہید کے مزار پر حاضری دی، انکے والدین سے ملاقات کی اور مقامی تنظیمی احباب سے خطاب کیا۔ دورہ گوجرانوالہ مکمل کرنے کے بعد صدر انجمن برادر مبشر حسینی صوبائی قیادت کے ہمراہ جہلم روانہ ہوائے جہاں بھرپور استقبال کے بعد امید سحر طلباء سیمینارز، کنونشن اور نشستوں سے خطاب کیا، سابقین و حاضرین کی کثیر تعداد ہر جگہ موجود رہی اسکے بعد دینہ، سوہاوہ اور روات میں دو روزہ دورے کے دوران کالجز کے طلباء کے ساتھ نشستیں ہوئیں، راولپنڈی میں صدر انجمن نے رضا الدین صدیقی مرحوم کے تعزیتی ریفرنس میں شرکت کی جہاں کثیر تعداد میں حاضرین و سابقین نے شرکت کی جبکہ بانی رکن فاروق مصطفائی نے بھی شرکت کی۔ جبکہ اسلام آباد میں مرکزی سب آفس میں صدر انجمن نے امید سحر تربیتی نشست سے خطاب کیا۔ دورہ راولپنڈی و اسلام آباد کے بعد صدر انجمن چکوال روانہ ہوئے

انجمن کا موجودہ مونوگرام چشتیاں کے احمد رضا کی تخلیق ہے۔

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

قائدِ طلباء مُبشر حسین حسینی کا دورہ شمالی پنجاب

سیدی مرشدی یا نبی ﷺ یا نبی ﷺ کی صداؤں میں
شہر شہر استقبال، امیدِ سحر کنونشنز، نشستیں، ملاقاتیں

رپورٹ: **عاصم حسین** (فنانس سیکرٹری پنجاب شمالی)

صدر انجمن برادر مبشر حسین حسینی کا 25 روز پر مشتمل تفصیلی دورہ پنجاب شمالی اختتام پذیر ہوگیا۔ پنجاب شمالی کے دوران ناظم صوبہ برادر جواد لودھی، جنرل سیکرٹری برادر دانش وڑائچ سمیت مرکزی وصوبائی کابینہ کے ذمہ دار بھی ہمراہ رہے۔ صدر انجمن نے دورے کا آغاز داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری سے کیا، حاضری کے دوران مرکزی نائب صدر عامر اسماعیل، مرکزی جوائنٹ سیکرٹری کامران اکبر رضوی، مرکزی سیکرٹری نشر واشاعت سید حسنین نوری کے علاوہ صوبائی اور ضلعی ذمہ داران موجود تھے، قائد طلبہ نے ملک وملت کی خوشحالی سمیت انجمن کے بام عروج کی دعائیں کیں۔ دورہ لاہور کے دوران جامعہ پنجاب میں انجمن طلبہ اسلام کی تنظیم نو ہوئی، صدر انجمن نے پنجاب یونیورسٹی کے طلبہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ اب انجمن جامعہ پنجاب میں ایک نئے دور کا آغاز کرنے جارہی ہے انشاءاللہ باقی جامعات کی طرح جامعہ پنجاب میں بھی اب سیدی مرشدی یا نبی یا نبی کی صدائیں گونجیں گی۔ ضلع لاہور کے زیر اہتمام صوبائی سیکرٹریٹ ایوان خیر میں امید سحر سیمینار میں قائد طلبہ وصوبائی قیادت کا خطاب ہوا، اسکے بعد سابق رکن انجمن محترم رضاالدین صدیقی کے تعزیتی ریفرنس میں شرکت کی۔ بعدازاں قائد طلبہ گجرات پہنچے جہاں مختلف کالجز کے طلبہ نے ان کا استقبال کیا۔ گجرات سٹی، ٹانڈہ اور شادیوال میں امید سحر تربیتی نشستوں اور سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی رفقاء انجمن سمیت صوبائی قیادت وصدر انجمن نے خطاب کیا، گجرات کے بعد وزیر آباد میں منعقدہ سیمینار میں شرکت کرنے کے بعد مقامی قیادت کے ساتھ

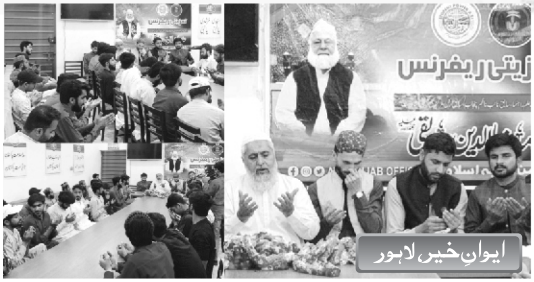

ایوانِ خیر، لاہور

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ایوانِ خیر، لاہور

شاعر انجمن کا نام ادیب رائے پوری (مرحوم) ہے، آپ نے ترانہ انجمن بھی لکھا۔

گوجرانوالہ

گکھڑ/گوجرانوالہ

بجوات/سیالکوٹ

جہاں شاندار و پرتپاک استقبال کیا گیا اور امید سحر طلباء کنونشن کا اہتمام کیا گیا جس میں صدر انجمن، ناظم پنجاب ، جنرل سیکرٹری پنجاب برادر دانش وڑائچ مصطفائی ،عبد النوید حیدری سمیت چکوال سے کثیر تعداد میں حاضرین و سابقین شریک رہے۔ چکوال کے مختلف علاقوں و شاخوں کا دورہ کیا۔ صدر انجمن نے چکوال میں شاندار تحرک پر ذمہ داران کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ چکوال کے بعد صدر انجمن خوشاب روانہ ہوئے جہاں امید سحر طلباء کنونشن سمیت تربیتی نشستوں میں شرکت کی اور بھرپور انداز میں خوشاب کے پروگراموں کو سراہا۔ اسکے بعد منڈی بہاؤالدین میں منعقدہ کنونشن سے خطاب کیا، اسکے علاوہ پھالیہ میں بھی امید سحر طلباء سیمینار سمیت منڈی بہاوالدین کے مختلف کالجز و تعلیمی اداروں میں طلباء تک انجمن کا پیغام پہنچایا۔ منڈی بہاؤالدین کے بعد صدر انجمن مرکزی و صوبائی کابینہ

بجوات/سیالکوٹ

کے ہمراہ اوکاڑہ روانہ ہوئے جہاں حویلی لکھا میں مختلف پروگراموں میں شرکت کی جن میں امید سحر طلباء سیمینار، تربیتی نشست اور کھیلوں کے مقابلوں میں بطور مہمان خصوصی شریک رہے۔ جبکہ دیپالپور میں ضلعی ناظم عثمان چاچڑ کے ہمارہ سابقین و حاضرین سے نشستیں کیں۔ یاد رہے صدر انجمن نے پنجاب شمالی کے 25 روزہ دورے کے دوران 63 پروگراموں میں شرکت کی، دن اور رات سفر میں رہتے ہوئے پنجاب شمالی کی محبتوں کو سمیٹا جبکہ اسکے بعد صدر انجمن 29 مئی کو دورہ خیبر پختونخوا کے لیے روانہ ہو گئے، اسکے بعد 15 روزہ دورہ کشمیر 5 جون سے شروع ہوگا۔ اسکے بعد صدر انجمن دوبارہ پنجاب شمالی کے دورے کے لیے ایک ہفتہ پنجاب شمالی میں رہیں گے۔

★★★★★

اسلام آباد

بھاگٹانوالہ

چکوال

چکوال

انجمن طلباء اسلام کا پرچم سابق مرکزی سیکریٹری جنرل ریاض الدین نوری کا تجویز کردہ ہے۔

ڈویژنل سطح پر انجمن ناظم، جنرل سیکریٹری، سیکریٹری نشر اشاعت اور خازن پر مشتمل ہوتی ہے۔

راولپنڈی

وزیر آباد

سرائے عالمگیر

سارو کی

لاہور

انجمن کے عام اجلاس کے لیے کورم 1/3 اور دستوری ترامیم کی منظوری کے اجلاس کے لیے 2/3 کا کورم ہونا ضروری ہے۔

انجمن طلباء اسلام پنجاب شمالی کے ناظم کی نوائے انجمن سے گفتگو

نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم کی تبدیلی نہ ہونا خرابی کی بڑی وجہ ہے: جواد خان لودھی

جواد خان لودھی 11 نومبر 1994ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد محترم ناصر خان لودھی بھی زمانہ طالبعلمی کے دوران انجمن طلباء اسلام سے وابستہ رہے، انہوں نے اپنے بیٹے کو 2001ء میں جامعہ نعیمیہ میں انجمن طلباء اسلام کا ہمدرد بنایا لیکن جواد لودھی نے عملی طور پر 2011 میں تنظیمی کام کا آغاز کیا۔ اس وقت انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنسی آف پاکستان میں CA فائنل کے طالبعلم ہیں۔ تنظیمی طور پر ناظم ڈویژن گوجرانوالہ، جنرل سیکرٹری پنجاب شمالی کی ذمہ داریاں نبھانے کے بعد اس وقت ناظم صوبہ کی اہم ذمہ داری پر فائز ہیں۔ (ادارہ)

انجمن طلبہ اسلام میں سب سے زیادہ کس شخصیت کو پسند کرتے ہوئے قابل تقلید سمجھتے ہیں؟

جواب: نام تو بہت سے ہیں مگر غلام مرتضی سعیدی، احمد وقار مدنی، قاضی عتیق الرحمان یہ کچھ خاص ہیں میرے نزدیک۔

بطور ذمہ دار کن کن علاقوں کا دورہ کر چکے ہیں؟

جواب: بطور ذمہ دار سیالکوٹ، گوجرانوالہ، نارووال، منڈی بہاؤالدین، گجرات، حافظ آباد، سرگودھا، خوشاب، اوکاڑہ، لاہور، شیخوپورہ، چکوال، قصور، راولپنڈی، اسلام آباد اور جہلم کے اضلاع میں جا چکا ہوں۔

موجودہ تعلیمی نظام کے حوالے سے آپ کیا رائے ہے؟

جواب: ایک عرصے سے پاکستان کے تعلیمی نظام ونصاب میں کوئی تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی جو خرابی کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ کیریئر کونسلنگ کا نہ ہونا نظام کو مزید بدحال کر دیتا ہے۔

غازیان انجمن وسابقین نے جو قربانیاں دیں کیا انکو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے کوئی سرگرمی کا انعقاد کیا؟ یا اس حوالے سے پلان رکھتے ہیں؟

جواب: شہدائے انجمن کے حوالہ سے تو اکثر پروگرامز ہوتے رہتے ہیں مگر غازیان انجمن اور سابقین انجمن کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے بھی یقیناً پروگرامز ہونے چاہیں۔

انجمن کے اندر کیا تبدیلی چاہتے ہیں؟

جواب: انجمن طلبہ اسلام کو موجودہ وقت میں کچھ دستوری ترامیم کی ضرورت ہے اور چونکہ انجمن کا سب سے معتبر ادارہ، ادارہ مجلس مشاورت موجود ہے دستور میں اس مزید مضبوط کرنے کے لیے اقدام ہونے چاہیے۔

سابقین انجمن کے لیے پیغام؟

جواب: آپ ہمارا سرمایہ ہیں، آپ نے ہمیشہ حاضرین انجمن کے لیے ایک سایہ دار درخت کا کردار ادا کیا اور معاشرے کی جھلستی دھوپ میں ہمیشہ حاضرین کے لیے راحت کا سامان کیا۔ اللہ پاک انجمن کے لیے آپ کا وقت آپکی توانائی آپکی محنت قبول فرمائے۔

حاضرین انجمن کے لیے پیغام؟

جواب: ہمیں پہچان دی انجمن طلبہ اسلام نے، ہمیں زبان دی انجمن طلبہ اسلام نے اور سب سے بڑھ کر ہمارے دل میں عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع کو فروزاں کرنے میں سب سے اہم اے ٹی آئی ہے۔ انجمن نے نہ صرف ہماری نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کی بلکہ اس معاشرے میں دور جدید کے تقاضوں کے مطابق زندگی گزارنے کا ڈھنگ بھی سکھایا۔ انجمن کے فروغ کے لیے ہمیں اپنی اپنی ہمت، استطاعت اور جذبہ کے مطابق مسلسل کام کرتے رہنا ہوگا۔

> سابقین ہمارا سرمایہ ہیں، انہوں نے ہمیشہ حاضرین انجمن کے لیے ایک سایہ دار درخت کا کردار ادا کیا
> اور معاشرے کی جھلستی دھوپ میں ہمیشہ حاضرین کے لیے راحت کا سامان کیا
> انجمن طلباء اسلام نے ہمیں پہچان دی، زبان دی اور ہمارے دلوں میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع فروزاں کی
> اے ٹی آئی نے ہماری نظریاتی تربیت بھی کی اور دورِ جدید میں جینے کا ڈھنگ بھی سکھایا

انجمن کے شعبہ دعوت کو

جدید دور

کے مطابق فعال کرنا وقت کی ضرورت ہے

جنرل سیکرٹری پنجاب شمالی

دانش وڑائچ مصطفائی کی گفتگو

دانش وڑائچ مصطفائی، 8دسمبر 1997ءکو پسرور میں پیدا ہوئے۔ منہاج یونیورسٹی میں ایم فل کے طالبعلم ہیں، انہیں اے ٹی آئی کی دعوت 2011ء میں رانا سانول اور شجاعت کھوکھر نے دی۔ دانش وڑائچ انجمن طلباء اسلام کے یونٹ ناظم، سکول ناظم، سٹی پریس سیکرٹری، ناظم لاہور (دوبار) کی ذمہ داریاں بہترین انداز میں نبھانے کے بعد اس وقت جنرل سیکرٹری پنجاب شمالی کی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں (ادارہ)

✿ انجمن طلبہ اسلام میں سب سے زیادہ کس شخصیت کو پسند کرتے ہوئے قابل تقلید سمجھتے ہیں؟

جواب جناب غلام مرتضیٰ سعیدی سابق مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام پاکستان کی شخصیت ہمیشہ سے میرے لیے رول ماڈل ہے جو 80ء کی دہائی سے قرآن وسنت کے افکار کے ذریعے فروغ علم وشعور، اصلاح احوال امت اور ترویج واقامت دین کے لیے مصروف عمل ہے۔

✿ بطور ذمہ دار کن کن علاقوں کا دورہ کر چکے ہیں؟

جواب بطور جنرل سیکرٹری پنجاب کئی بار شمالی پنجاب کے تمام اضلاع کا دورہ کر چکا ہوں۔

✿ آپ کو اے ٹی آئی میں کیا چیز سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے؟

انجمن کا نظام جمہوریت، شوریت، انجمن بطور درسگاہ اور سب سے بڑھ کر انجمن کے دوستوں کی آپس میں نسبت کی وجہ۔

✿ انجمن طلبہ اسلام کس طرح مزید بہتر انداز میں نظریے کے فروغ کے لیے کام کر سکتی ہے؟

جواب انجمن طلباء اسلام کے شعبہ دعوت کو جدید دور کے مطابق فعال کرنا چاہیے شعبہ دعوت کی باڈی تین سیشن پر محیط ہونی چاہیے اس باڈی میں پورے پاکستان سے اراکین کو شامل کیا جانا چاہیے جن جن صوبوں یا اضلاع میں کام سست ہے وہاں وہاں شعبہ دعوت کی ٹیم کو بھیج دینا چاہیے یہ ٹیم وہاں ڈیرے ڈالے۔ کالجز کے باہر ہمدرد سازی کیمپس ہو۔ مدارس سکول کالجز میں جا کر ATI کا پیغام دیا جائے۔

✿ پنجاب شمالی کے مختلف علاقوں کے مختلف مزاجوں پر کیا کہیں گے؟

جواب ہر علاقے کا اپنا مزاج ہے اپنی روایات ہیں لیکن شمالی پنجاب کے لوگوں میں ایک چیز ایسی ہے جو مشترک پائی وہ مہمان نوازی ہے۔ کارکنان اور سابقین ہر جگہ یوں آنکھیں اور دل بچھا دیتے جیسے گھر کوئی پیر صاحب آ گئے ہوں۔ اس پر سابق مرکزی صدر نعمان الجبار صاحب کہتے ہیں کہ یہ کندھے جن پر کارکنان اٹھاتے ہیں یہ امانت ہوتے ہیں ہمیں عاجزی اور انکساری سے اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے کے جس نے ہمارے حصہ میں نسبت رسول ﷺ کی وجہ سے اتنی عزتیں لکھ دی ہیں۔

✿ کچھ ایسی خواہشات جن کی تکمیل جلد از جلد چاہتے ہیں؟

جواب خواہش ہے کہ طلباء یونین بحال ہو اور ہم دوبارہ سے 1989 والی تاریخ دہرائیں اور گھر سے مکتب تک کا جو سفر ہے اس کو حقیقت میں ڈھالتے ہوئے کالجز اور جامعات میں اپنے نمائندوں کے ذریعے قائد اور اقبال کے خواب کو شرمندہ تعبیر کریں۔

✿ موجودہ تعلیمی نظام کے حوالے سے آپ کیا رائے ہے؟

جواب ہمارا موجودہ تعلیمی نظام اپاہج ہے جو ہماری اجتماعی ضروریات کو کبھی پورا نہیں کر سکتا۔ اغیار کا تیار کردہ نظام کسی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت نہیں ہو سکتا۔

گلا تو گھونٹ دیا اہلِ مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ؟

✿ غازیان انجمن وسابقین نے جو قربانیاں دیں کیا ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے کسی سرگرمی کا انعقاد کیا یا اس حوالے سے پلان رکھتے ہیں؟

جواب بطور ناظم ضلع لاہور اور اب بطور جنرل سیکرٹری شمالی پنجاب بھی ہم نے شہدائے انجمن کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے متعدد بار تعزیتی ریفرنس بھی کروائے اور ہر سال 16 مارچ کو یوم شہداء انجمن کے موقعہ پر باقاعدگی سے شہداء کے مزارات پہ حاضری بھی دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ غازیان انجمن سے ملاقات کا سلسلہ بھی رہتا ہے۔

✿ انجمن کے اندر کیا تبدیلی چاہتے ہیں؟

جواب انجمن کے دستور میں بہت سے تبدیلیاں ہونی چاہئیں۔ انجمن کا دستور پرانا ہو چکا ہے جسے دور جدید کے تقاضوں کے مطابق تبدیل کرنا چاہیے مثال کے طور پر 1: سیشن دو سال پر مشتمل ہونا چاہیے تاکہ ہر مرکزی وصوبائی انتظامیہ اپنی پالیسی پر بہتر کام کر سکے 2: عمر کی حد 28 سال ہونی چاہیے 3: رکن بننے کے لیے رکن نصاب کا کورس مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ 70 فیصد نمبر گراؤنڈ ورک کے ہونے چاہیے۔

> پنجاب کے لوگ ایسے مہمان نوازی کرتے ہیں گویا گھر میں کوئی پیر صاحب آ گئے ہوں

> **طلباء یونین کی بحالی ایسی خواہش ہے جس کی جلد تکمیل چاہتا ہوں**

> دستورِ انجمن میں تبدیلی کی ضرورت ہے سیشن دو سال کا ہونا چاہیے

> **سابقین ایسا پلیٹ فارم بنائیں جو غیر متنازعہ ہو**

> موجودہ تعلیمی نظام اپاہج ہے جو اجتماعی ضروریات کو کبھی پورا نہیں کر سکتا

✿ سابقین انجمن کے لیے پیغام؟

جواب سابقین انجمن کو متفقہ طور پر کوئی ایک ایسا پلیٹ فارم ضرور بنانا چاہیے جو غیر متنازعہ ہو اور انجمن طلباء اسلام کی معاونت میں کار آمد ہو

✿ حاضرین انجمن کے لیے پیغام؟

جواب ہمیں اگلے پانچ سال کے لیے تنظیمی ایمرجنسی نافذ کرنی ہو گی اور یکساں طور پر کارکن بن کر کام کرنا ہو گا کام اس قدر زیادہ کرنا ہو گا ہر تعلیمی ادارے ہر ضلع اور ہر صوبے کو ٹارگٹ کرنا ہو گا۔

امین اپنا ووٹ یونٹ سے لے کر ضلع، ڈویژن سطح تک اور رکن یونٹ سے لے کر مرکزی سطح تک ووٹ استعمال کر سکتے ہیں۔

مرکزی صدر
انجمن طلباء اسلام پاکستان

مبشر حسین حسینی کا دورہ خیبر پختونخوا

رپورٹ: کامران اکبر رضوی

مرکزی صدر انجمن طلبہ اسلام پاکستان مبشر حسین حسینی بلوچستان، جنوبی پنجاب، شمالی پنجاب کے تفصیلی دورے کے بعد خیبر پختونخوا کا 4 روزہ دورہ کرنے کے لیے پشاور پہنچے۔ جہاں انہوں نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سے ملاقاتیں کیں اور انجمن طلباء اسلام کی تنظیم سازی کے حوالے سے طلباء کو دعوت پیش کی۔ صوبہ خیبر پختونخوا دورے کے دوران رکن انجمن توصیف ہزاروی، شہریار خان، ناظم ضلع پشاور جواد خان، اسلامک یونیورسٹی آف اسلام آباد کے طالبعلم انیس نوناری، جامعہ لیاری کراچی کے ناظم ہارون رشید مرکزی صدر کے ہمراہ تھے۔ صدر انجمن نے دورے کا آغاز عبدالستار شاہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دے کر کیا، بعد ازاں دیگرے کارکنان کے ہمراہ مشہور ولی شاعر، پہچان خیبر پختونخوا حضرت عبدالرحمن بابا علیہ الرحمہ کی مزار پر حاضری دیتے ہوئے ملک وملت اور انجمن کے ترقی کی دعائیں کیں۔ مرکزی صدر برادر مبشر حسینی نے ڈاک اسماعیل خیل دورے کے دوران آستانہ عالیہ کریمیہ غفوریہ میں پیر سعید حسین القادری دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کرنے کے بعد مختلف مدارس اور جامعات کے طلباء سے امید سحر تربیتی نشست میں خطاب کرنے کے بعد جامعہ کریمیہ غفوریہ میں یونٹ سازی کرتے ہوئے کابینہ کا اعلان کیا۔ دورے میں سابق مرکزی نائب صدر ڈاکٹر شمس الرحمان شمس، پیر سعید حسین القادری وکارکنان صدر انجمن کے ہمراہ موجود تھے، جامعہ کریمیہ غفوریہ کے دورے کے دوران پیر صاحب نے انجمن طلبہ اسلام کی جانب سے کمپیوٹر کلاسز آغاز کرنے کے لیے ادارہ دینے کا اعادہ کیا۔ ڈاک اسماعیل کا دورہ مکمل کرنے کے بعد مرکزی صدر ایبٹ آباد کے شہر ہری پور پہنچے جہاں ان کا استقبال سابق مرکزی صدر انجمن طلبہ اسلام پاکستان قاضی عتیق الرحمان نے کیا، مرکزی صدر نے دورے کے دوران کہا کے خیبر پختونخوا میں ایک بار پھر انجمن کا کام زور پکڑنے کے لیے بحال ہو چکا ہے، کارکنان انجمن اب خیبر پختونخوا کے تمام طول وعرض میں پھیل جائیں اور خیبر پختونخوا کی ہر ایک جامعہ، کالج، اسکول میں نظریہ سیدی یارسول اللہ کی دھوم ہو۔ سابق مرکزی صدر قاضی عتیق الرحمان صاحب سے ملاقات کے دوران رکن انجمن توصیف ہزاری، شہریار خان، سمیت دیگر حاضرین مرکزی صدر کے ہمراہ موجود تھے۔ اقات میں اہم تنظیم امور پر گفتگو کرتے ہوئے سابق مرکزی صدر انجمن قاضی عتیق الرحمان نے موجودہ قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کے موجود قیادت نہ صرف ہم رفقاء کی بلکہ اس پاکستان کے ہر مظلوم طالبعلم اور امت مسلمہ کی امید سحر ثابت ہوگی۔

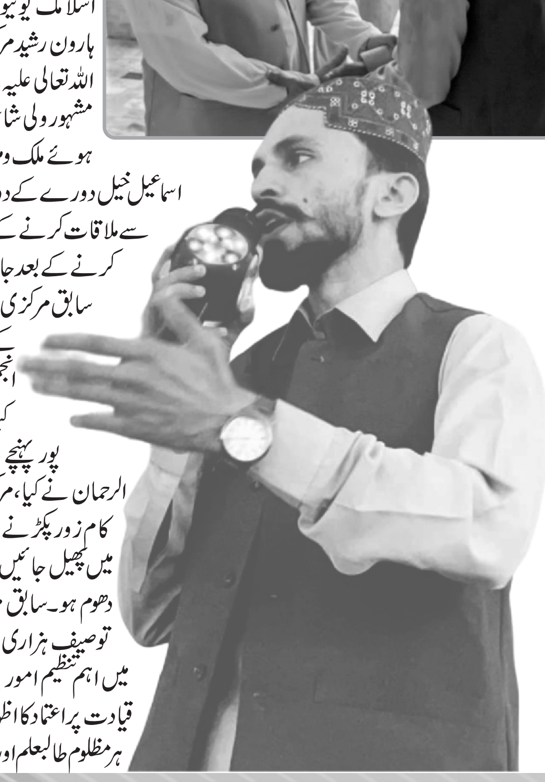

انجمن طلبہ اسلام پاکستان کا پہلا مرکزی صدر وناظم مشرقی پاکستان محمد حنیف طیب کو اور مرکزی معتمدِ عمومی محمد شاکر ولد محمد شفیع کو منتخب کیا گیا۔

انجمن کے مرکزی دفتر کا افتتاح 23 اگست 1970ء بروز اتوار قطبِ مدینہ حضرت ضیاء الدّین مدنی علیہ الرحمہ کے فرزندار جمند جناب فضل الرحمن مدنی علیہ الرحمۃ نے کیا

اسلامی بینکاری

پس منظر، اصطلاحات اور ان کی تفصیل

تحریر: محمد سلمان علی اقدس

سابق ناظم ATI پنجاب

پس منظر:

اسلام ایک مکمل اور کامل ترین اقتصادی نظام رکھتا ہے، اسی نظام کے تحت اسلامی حکمرانوں نے 1300 سال سے زائد عرصہ تک پوری دنیا میں تاریخ انسانی کی عظیم ترین سلطنتیں قائم رکھیں، اسلامی نظام معیشت ایک ایسا نظام ہے جس میں نا کوئی سقم ہے نا ہی کوئی استحصال، بلکہ اسلام کے نظام معیشت (بیت المال، زکات، عشر، خمس، خراج ، جزیہ، مال غنیمت، مال فئے، صدقات) کا بھی کمال تھا کہ پوری دنیا کی عوام نے ہر جگہ ان کو خوش آمدید کہا، نا صرف مسلمانوں کی حکمرانی قبول کی بلکہ انہی نظاموں کی وجہ سے اپنے کفریہ مذاہب چھوڑ کر اسلام میں مکمل طور داخل بھی ہو گئے۔ اسلام کے نظام معیشت کی بنیاد قرآن حدیث اور ان سے اخذ فقہی اصولوں پر ہے، جس کی بنیاد بالخصوص سود، قمار، جوابازی، ذخیرہ اندوزی اور غرر سے مکمل طور پاک ہونے اور کاروبار کو شراکت، مضاربت، سَلَم، استصناع، یا ورنہ اجارہ و یا مرابحہ، تکافل وغیرہ سے کرنے میں ہے، اور اسلام میں شرعی زر دینار (سونے کا سکہ، جو 22 قیراط اور سوا 4 گرام ہو) اور درہم (چاندی سکہ جو 99 فیصد چاندی، اور 3 گرام ہو) ہیں، ترکی خلافت عثمانیہ کے ختم ہوتے ہی تمام اسلامی حکومتی معاشی نظام کا بھی خاتمہ ہو گیا، جو مسلمانوں کی ترقی کا ایک اہم ترین ذریعہ تھا۔ آخری خلافت عثمانیہ کو ختم کرنے کے بعد مغربی طاغوتی طاقتوں نے امت مسلمہ کو دجالی نظام میں جکڑ کر رکھنے کو درج ذیل شیطانی ہتھکنڈے استعمال کئے، ۱) سود ۲) کاغذی کرنسی ۳) مرکزی بنک ۴) قومی قرضہ ۵) ملکی آئین ۶) جمہوریت ۷) لیگ آف نیشنز، اقوام متحدہ ۸) مغربی تہذیب۔ اور ان تمام چیزوں نے مسلمانانِ عالم کو جڑوں تک ہلا کر رکھ دیا۔ مخلصین اسلامی طبقات نے ان چیزوں کے خلاف بھرپور کوششیں کیں اور آج بھی جاری ہیں، اور کچھ طبقات انہی چیزوں میں اصلاح لاتے ہوئے انہیں اسلامی اصولوں پر ڈھالنے کی جدوجہد کر رہے ہیں، جیسا کہ جمہوریت کو اسلامی بنانا، آئین کو قرآن حدیث کے تابع رکھنا، مغرب میں جا بس کر مغربی تہذیب کو اسلامی بنانا، اور بینکوں کے نظام کو سود وغیرہ سے پاک کرنا، یا اسلامی اصولوں پر مبنی نئے بنک بنانا، اسلامی بینکنگ کا آغاز 1963 سے مصر سے ہوا، پھر ملائیشیا، و دوبئی وغیرہ سے ہوتا یہ نظام پوری دنیا میں پھیلتا جا رہا ہے، آج اسلامی بنکوں میں مالیات و اثاثوں کا حجم 2500 ارب ڈالر (ڈھائی ٹریلین امریکی ڈالرز) کے قریب ہے۔ جو روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ ملائشیا اور چند ممالک میں سونے کے سکے اور E-Dinar آنلائن کی سہولیات بھی میسر کی گئیں، جبکہ امریکہ و یورپ میں بھی یہ نظام پھیل رہا ہے۔ مفہوم حدیث ہے کہ ایسا وقت آئے گا کہ انسانوں کے لئے سونا اور چاندی کے علاوہ کوئی نفع والی چیز باقی نہ رہے گی، یعنی سونا چاندی کے علاوہ کسی چیز میں تجارت نا ہو سکے گی، کاغذی کرنسی کی حثیت ردی کے کاغذوں جیسی ہو جائے گی۔

مُضَارَبَہ: ایک پارٹی صرف اپنا سرمایہ دیتی ہے جبکہ دوسری پارٹی اس سرمائے سے کاروبار کرتی ہے، یعنی ایک فریق کا سرمایہ ہوگا اور دوسرے فریق کا وقت اور محنت ہوگی/ جو سرمایہ دیتا ہے اسے رَبُّ المَال اور جو سرمایہ لیتا ہے اس مُضَارِب کہتے ہیں، پوری ایمانداری سے کام کرنے پر بھی اگر نقصان ہو جائے، تو سرمایہ کا نقصان صرف فنانسر اکیلے کو برداشت کرنا ہوگا، مضارب کو کوئی پیسہ واپس یا سزا و جرمانہ نا ہوگا، لیکن اگر نقصان مضارب کی غفلت یا بدنیتی سے ہو تو پھر مضارب کو نقصان بھرنا پڑے گا۔ پرافٹ ہونے کی صورت میں نفع کی تقسیم پہلے سے طے شدہ فارمولا کے مطابق ہی ہوگی، وہ جو بھی طے کیا ہوا ہو۔ رب المال یعنی فنانسر مضاربہ کی مینجمنٹ میں حصہ لینے کا کوئی حق نہیں رکھتا، دو سے زیادہ افراد بھی مضاربت میں شامل ہو سکتے ہیں، کمپنیاں یا حکومت بھی اپنے مالی وسائل مضاربت کی بنیاد پر اکٹھا کر سکتی ہیں، نفع کی تقسیم طے شدہ نسبتوں سے ہوگی، کوئی متعین رقم پیشگی طے نہیں کی جا سکتی، نقصانات کی تلافی نفع سے ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ مضاربت میں برکت ہے

مُشَارَکَہ: اس صورت میں تمام پارٹنرز مل کر سرمایہ کاری کریں گے، اور تمام شراکت دار، کاروبار کی مینجمنٹ میں بھی حصہ لے سکتے ہیں، منافع رکھنے کی کوئی بھی شرح متعین کی جا سکتی ہے، چاہے کسی کا منافع زیادہ رکھا جائے یا کسی کا کم۔ لیکن اگر نقصان ہو جائے تو جس نے جتنا جتنا حصہ ڈالا تھا اسی شرح کے مطابق اسے نقصان اٹھانا ہوگا۔ نفع کی شرح کا تعین پہلے سے کر لینا بھی ضروری ہے۔ نفع کی تقسیم طے شدہ نسبتوں یا فیصد سے ہوگی، کوئی متعین رقم پیشگی طے نہیں کی جا سکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کہ میں بازار میں کاروبار کرتا ہوں اور میرا شراکت دار مسجد میں نماز پڑھتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تیرے کاروبار کی برکت اسی شراکت دار کے سبب سے ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ان حصہ داران کے ساتھ ہوتا ہے، جو بے ایمان نہ ہوں۔

شِرکتِ مُتَنَاقِصَہ: (Diminishing Musharakah) بنک اور اس کا کسٹمر مل کر ایک گھر یا کوئی اثاثہ خریدتے ہیں، اب بنک بھی چونکہ اثاثہ کا مالک ہے تو وہ اپنے حصہ کو یونٹس میں تقسیم کر اپنے حصہ کا کرایہ اپنے پارٹنر کسٹمر سے وصول کرتا رہتا ہے۔ جیسے جیسے کرایہ آتا جاتا ہے بنک اپنے حصہ کے یونٹس بھی اپنے کسٹمر کو بیچتا جاتا ہے، اور رفتہ رفتہ تمام مطلوبہ رقم کرایہ کی صورت ادا کر کسٹمر وہ تمام یونٹس بنک سے خرید کر اس اثاثہ کا اکیلا مالک بن جاتا ہے۔

اسلام کے نظام معیشت کی بنیاد قرآن حدیث اور ان سے اخذ فقہی اصولوں پر ہے، جس کی بنیاد بالخصوص سود، قمار، جوابازی، ذخیرہ اندوزی اور غرر سے مکمل طور پاک ہونے اور کاروبار کو شراکت، مضاربت، سَلَم، استصناع، یا ورنہ اجارہ و یا مرابحہ، تکافل وغیرہ سے کرنے میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کہ میں بازار میں کاروبار کرتا ہوں اور میرا شراکت دار مسجد میں نماز پڑھتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تیرے کاروبار کی برکت اسی شراکت دار کے سبب سے ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ان حصہ داران کے ساتھ ہوتا ہے، جو بے ایمان نہ ہوں۔

اِجارہ و اِقتِنَاع:(Leasing and Acquisition) اجارہ یعنی کرایہ داری یا پٹہ داری کو ہی لیزنگ کہا جاتا ہے، اسلامی بنک کوئی بھی گاڑی، پراپرٹی، آلات یا مشینری وغیرہ خود خرید کر کسٹمر کو کرایہ پر دے دیتا ہے، اس اثاثہ کی قیمت، کرایہ کی رقم اور کرایہ کی مدت اور ادائیگیوں کا مکمل شیڈول طے کر لیا جاتا ہے، اور کرایہ کی مد میں ادائیگیاں پوری ہو جانے پر بنک اپنے کسٹمر یعنی کرایہ دار کو ہی مالک بنا دیتا ہے۔

اِستِجرَار: کسی جگہ یا دوکان سے کوئی چیز تھوڑی تھوڑی کر کے ادھار لینا، پھر کچھ عرصہ بعد اس کی ساری قیمت اکٹھے ادا کرنا، احناف کے نزدیک جائز۔

اِستِصنَاع: (آرڈر پر چیز بنوانا) فریقوں کی رضامندی سے قیمت متعین کی جائے گی۔ یہ کام شروع ہونے سے پہلے کینسل کیا جا سکتا ہے، لیکن اگر کام شروع ہو گیا تو پھر کینسل نہیں کیا جا سکتا، بیع سلم میں تمام قیمت پہلے دینا اور وقت کا تعین ضروری ہے، استصناع میں ڈیلوری وقت کا تعین ضروری نہیں ہے

بَیع سَلَم: (قیمت نقد، مال ادھار) ایسی تجارت جس میں قیمت موقع پر فوراً ادا کی جائے گی، اور مقررہ خریدی گئی چیز کچھ عرصہ کے بعد فراہم کی جائے گی۔ اگر قیمت بھی ادھار کر دی جائے تو یہ سودا مکمل ناجائز ہو جائے گا۔ کیونکہ شریعت میں قرض کے بدلے قرض منع ہے۔ (سلم، عام طور فصلوں پر ہوتا ہے)

بَیع مُرَابَحَہ:(Profit + Cost) کوئی بھی چیز بیچنے والا، چیز کی اصل قیمت بھی بتائے اور اس پر جو اس کا مزید خرچ یا جتنا منافع ہے وہ بھی بتائے، یعنی خریدی ہوئی چیز پر مزید اپنی پرافٹ رکھ کر مہنگا بیچنا مرابحہ کہلاتا ہے، اگر بیچی جانے والی چیز کی حقیقی قیمت چھپائی یا نہ بتائی جائے تو یہ سودا فاسد ہو گا۔

بَیع مُؤَجَّل: (ادھار مال دینا) کہ مال ادھار بھی بیچا جا سکتا ہے، چاہے ادھار بیچنے پر مال کی قیمت زیادہ بھی کر دی جائے، لیکن شرائط ہیں کہ رقم اور مدت متعین ہو، اور تاخیر ہو جانے کی صورت اس پر کوئی جرمانہ بھی نہ ہو گا۔ خریدار کی کوئی چیز ضمانتاً بھی رہن رکھی جا سکتی ہے۔ (بیع مؤجل ایک اختلافی مسئلہ)

تَوَرُّق: کوئی چیز ادھار خریدنا اور اسے آگے کسی اور شخص کو نقد بیچ دینا، تورق کہلاتا ہے، لیکن اس کی شرائط ہیں کہ ۱) مال اسی کو ہرگز واپس نا بیچا جائے جس سے خریدا، ورنہ یہ عینہ ہو جائے گا جو کہ حرام ہے، ۲) خریدے ہوئے مال پر ایک مرتبہ اپنا قبضہ ہونا ضروری ہے، ۳) مال کمانے کا کوئی اور ذریعہ ہو تو یہ طریقہ استعمال نہ کیا جائے، ۴) کسی اور سے اگر قرض نہ ملتا ہو تو یہ طریقہ استعمال کیا جائے، ورنہ نہیں، کچھ علماء کے مطابق تورق جائز نہیں، لہذا احتیاط بہتر ہے۔

تَکافُل: (اسلامی انشورنس) حاصل شدہ رقم کو دو کیٹیگریز میں رکھا جاتا ہے، ۱) وقف فنڈ، ۲) سرمایہ کاری، تمام کلیمز کی ادائیگی وقف فنڈ سے کی جاتی ہے، بچ جانے والی رقم سے بھی سرمایہ کاری ہوتی ہے، اور اس کا منافع ممبران میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ تکافل کمپنیاں اس میں سے اپنے سروسز چارجز لیتی ہیں۔

صُکُوک: (اسلامی بانڈز) روایتی بانڈز صرف قرضوں کی دستاویزات ہیں۔ جبکہ صکوک بانڈز متناسب حصہ کی ملکیت کا ثبوت ہوتے ہیں، اور منافع کا انحصار حاصل شدہ آمدن پر ہوتا ہے، جبکہ روایتی بانڈز میں منافع فکس ہوتا ہے، صکوک میں مدت معین ہوتی ہے جبکہ روایتی بانڈز میں کوئی مدت متعین نہیں۔

انجمن کا کتابچہ احساس ذمہ داری بانی رکن حاجی حنیف طیب صاحب کا تحریر کردہ ہے

انجمن کا تربیتی نظام عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جوڑنے والا ہے

تیسری نسل سے انجمن طلباء اسلام سے وابستہ ناظم بلوچستان **محمد صدیق آفتاب** سے گفتگو

ملک وملت کے جذبے سے سرشار، ہمہ وقت جدوجہد پر یقین رکھنے والے محمد صدیق آفتاب 13 اگست 1999ء کو پیدا ہوئے آپ بلوچستان یونیورسٹی میں بی ایس آنرز کے طالبعلم ہیں۔ یونٹ ناظم، ضلع ناظم، صوبائی فنانس سیکرٹری کے فرائض سرانجام دینے کے بعد اس وقت صوبائی ناظم بلوچستان کے طور پر انجمن طلباء اسلام میں اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔ تیسری نسل سے انجمن طلباء اسلام سے وابستہ ہیں۔

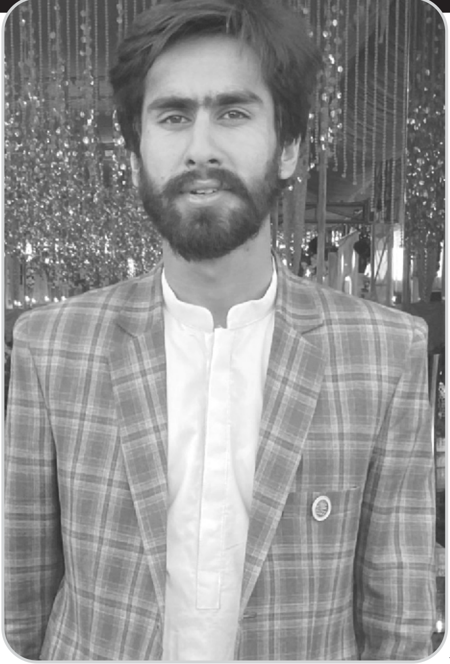

انجمن طلبہ اسلام میں کب اور کس نے شامل کیا؟

جواب انجمن طلباء اسلام سے میرا تعلق میرے والد اور دادا سے ہے چونکہ میرے دادا بھی انجمن سے وابستہ رہے اور میرے والد بھی انجمن سے وابستہ رہے لیکن تنظیمی معاملات میں اس اسٹیج تک لانے والے برادر جہانگیر سلطانی ہیں۔

انجمن طلبہ اسلام کس طرح مزید بہتر انداز میں نظریے کے فروغ کے لیے کام کرسکتی ہے؟

جواب انجمن موجودہ جدید طریقے سے سوشل ایکٹیویٹز کو آگے لے جا کر نظریے کے فروغ کے سفر پر بہتر اثرات مرتب کرسکتی ہے۔

انجمن طلبہ اسلام میں سب سے زیادہ کس شخصیت کو پسند کرتے ہوئے قابل تقلید سمجھتے ہیں؟

جواب حاجی حنیف طیب صاحب

بطور ذمہ دار کن کن علاقوں کا دورہ کر چکے ہیں؟

جواب کوئٹہ سبی بولان ڈیرہ مراد جمالی

انجمن طلبہ اسلام میں کیا چیز سب سے زیادہ متاثر کرتی آپکو؟

جواب انجمن کے نعرے سب سے زیادہ متاثر کرتے ہیں

اپنے صوبے کے مختلف اضلاع کے افراد کے مزاج کے حوالے سے کیا کہیں گے؟

جواب یہاں کے لوگ خوش مزاج، پیار محبت سے پیش آنے والے اور مہمان نواز ہیں۔

موجودہ تعلیمی نظام کے حوالے سے آپ کیا رائے ہے؟

جواب موجودہ تعلیمی نظام مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے۔ تعلیمی ادارے کمائی کا ذریعہ ہیں بس۔

غازیان انجمن وسابقین نے جو قربانیاں دیں کیا انکو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے کوئی سرگرمی کا انعقاد کیا یا اس حوالے سے پلان رکھتے ہیں؟

جواب مرکز کی پالیسی کو فالو کرتے ہوئے ہفتہ شہدائے انجمن منایا گیا، شہید میلاد پیر پیرل شہید کی برسی منائی گئی، ساتھ میں غازیان انجمن کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

انجمن کا تربیتی نظام کیسا ہے، حقائق پر مبنی معاملات سے آگاہ کریں؟

جواب انجمن کا نظام دیگر طلباء تنظیموں سے الگ اور عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جوڑنے والا ہے۔

موجودہ ملکی حالات کا ذمہ دار کس کو سمجھتے ہیں؟

جواب موجودہ ملکی حالات کا ذمہ دار کوئی فرد واحد یا ادارہ نہیں بلکہ عوام سمیت تمام ادارے اس جرم میں برابر کے شریک ہیں۔

سابقین انجمن کے لیے پیغام؟

جواب سابقین انجمن تنظیم کا اثاثہ ہیں، انکے ذریعے پیغام انجمن ہم تک پہنچا۔ ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

حاضرین انجمن کے لیے پیغام؟

جواب تنظیمی مفاد میں اپنی تمام تر توانیاں تنظیم کے فروغ کے لیے بروئے کار لائیں۔

انجمن موجودہ جدید طریقے سے سوشل ایکٹیویٹز کو آگے لے جا کر نظریے کے فروغ کے سفر پر بہتر اثرات مرتب کرسکتی ہے۔

ملکی حالات کا ذمہ دار کوئی فرد واحد یا ادارہ نہیں بلکہ عوام سمیت تمام ادارے اس جرم میں برابر کے شریک ہیں

بلوچستان کے لوگ خوش مزاج، پیار محبت سے پیش آنے والے اور مہمان نواز ہیں

انجمن طلباء اسلام میں حاجی محمد حنیف طیب صاحب کی شخصیت سب سے زیادہ پسند ہے

انجمن طلباء اسلام بلوچستان کے جنرل سیکرٹری

محمد زاہد آس کا انٹرویو

انجمن طلباء اسلام بلوچستان کے جنرل سیکرٹری محمد زاہد آس 26 جنوری 2001ء کو پیدا ہوئے۔ اس وقت بلوچستان یونیورسٹی آف انفارمیشن ٹیکنالوجی، انجینئرنگ و مینجمنٹ سائنسز کوئٹہ میں بی ایس الیکٹرانک انجینئرنگ کے طالبعلم ہیں۔ 2016ء میں جہانگیر سلطانی نے انجمن طلباء اسلام میں شامل کیا۔ یونٹ ناظم، تحصیل ناظم، ضلعی ناظم اور صوبائی جوائنٹ سیکرٹری کی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے نبھا چکے ہیں (ادارہ)

❁ انجمن طلبہ اسلام کس طرح مزید بہتر انداز میں نظریے کے فروغ کے لیے کام کر سکتی ہے؟

جواب انجمن طلبہ اسلام کو علمی محافل، کانفرنسز، سیمینارز کے انعقاد اور پھر ان کی نشر و اشاعت کا موثر انتظام کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ، ٹی وی، سوشل میڈیا وغیرہ کا استعمال کرتے ہوئے نظریے کو پروموٹ کیا جائے۔ ویب لوگز لکھیں، ویڈیوز بنائیں، پوڈ کاسٹ بنائیں، اور سوشل میڈیا پر مواد اپ لوڈ کریں۔ کتاب بینی کے فروغ کیلئے کوششیں کرنی چاہئیں۔

❁ انجمن طلبہ اسلام میں سب سے زیادہ کس شخصیت کو پسند کرتے ہوئے قابل تقلید سمجھتے ہیں؟

جواب انجمن کا ہر فرد ہر ذمہ دار میرے لیے رول ماڈل ہے

❁ بطور ذمہ دار کن علاقوں کا دورہ کر چکے ہیں؟

جواب سبی۔ بولان۔ کوئٹہ۔ مچھ وغیرہ

❁ آپ کو انجمن طلبہ اسلام میں کیا چیز سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے؟

جواب انجمن طلبہ اسلام کے لئے سب سے زیادہ متاثر کن چیزوں میں دینی تعلیم، نصاب انجمن، پاکستان سے محبت اور طلباء کیلئے غیر سیاسی پلیٹ فارم

❁ اپنے صوبے کے مختلف اضلاع کے افراد کے مزاج کے حوالے سے کیا کہیں گے؟

جواب بلوچستان کے افراد مستحکم مزاج اور ثابت قدم ہوتے ہیں۔ وہ قدیم روایات اور اصولوں پر چلنے کو پسند کرتے ہیں۔ ہمارے تمام کی اضلاع کے لوگ دوستانہ مزاج رکھتے ہیں۔ سب سے زیادہ اہم اور قابل غور بات یہ ہے کہ یہاں مختلف قبائل اپنی مخصوص زبان، روایات اور ثقافت رکھتے ہیں۔ ہر قبیلے کا اپنا مزاجی روایتی نظام ہوتا ہے۔

❁ غازیان انجمن و سابقین نے جو قربانیاں دیں کیا انکو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے کوئی سرگرمی کا انعقاد کیا یا اس حوالے سے پلان رکھتے ہیں؟

جواب جی ملک بھر کی طرح انجمن طلبہ اسلام بلوچستان نے بھی 16 مارچ 2023 کو پیر محمد پیرل شہدائے انجمن کانفرنس کا انعقاد کیا اور ان کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا صدر انجمن قائد طلبا برادر مبشر حسینی صاحب نے خصوصی شرکت فرمائی اور تمام شہدا کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔

❁ انجمن کے ذریعے ہم کس انداز میں معاشرتی تغیر لا سکتے ہیں؟

جواب تعلیمی نصاب میں تبدیلی کی کوشش کرنی چاہئے یہی وہ بنیادی وجہ ہے جس نے ہمیں دنیا سے بہت پیچھے رکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی

❁ انجمن کا تربیتی نظام کیسا ہے؟ حقائق پر مبنی معاملات سے آگاہ کریں۔

جواب انجمن طلباء اسلام کا تربیتی نظام باقی تمام اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن سے منفرد ہے بڑی بڑی تنظیموں کے پاس ایسا منفرد تربیتی نظام موجود نہیں۔

❁ موجودہ ملکی حالات کا ذمہ دار کس کو سمجھتے ہیں؟

جواب عموماً، موجودہ ملکی حالات کا ذمہ دار حکومت کو سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں" ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا" والا حساب ہے۔

❁ سابقین انجمن کے لیے پیغام؟

جواب سب سے پہلے انجمن طلباء اسلام کے حاضرین کی جانب سے سابقین کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ آپ نے اپنے علمی سفر میں انجمن کو ایک بڑا حصہ دیا۔ آپ کی مثالی علمی کارکردگی اور شاندار تنظیمی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آپ نے انجمن کے مستقبل کیلئے اہم کردار ادا کیا ہے۔ آپ کے ذریعے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ پیغام ہم تک پہنچا

❁ حاضرین انجمن کے لیے پیغام

جواب موجودہ کارکنان کی جدوجہد منزل کے حصول کیلئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ انجمن سے وابستہ ہر فرد کو اپنی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا چاہئے اور ساتھ ہی ساتھ معاشرے میں اپنا مثبت کردار ادا کرنے کیلئے انجمن طلباء اسلام کا پیغام زیادہ سے زیادہ دوستوں تک پہنچانا چاہئے

''عقابی روح'' اور ''بابائے قوم'' کتابچے انجمن کے بانی رکن فاروق مصطفائی کے تصنیف کردہ ہیں

اخبار انجمن

مقبوضہ کشمیر میں G-20 اجلاس کے خلاف اے ٹی آئی کا احتجاج

جامعہ کشمیر: بھارت کے منافقانہ رویے اور جی 20 جیسی گھناؤنی سازش کے خلاف انجمن طلباء اسلام کی جانب سے جامعہ کشمیر چہلہ کیمپس اور کنگ عبداللہ کیمپس میں مزاحمتی احتجاج کیا گیا۔

باغ۔آزاد کشمیر میں حلقہ درود وسلام وسٹڈی سرکل، طلباء کی کثیر تعداد شریک

باغ آزاد کشمیر: جموں کشمیر انجمن طلبہ اسلام ضلع باغ کے زیرِ اہتمام حلقہ درود وسلام وسٹڈی سرکل کا اہتمام کیا گیا، جس میں طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اے ٹی آئی کے وفد کی پیر ابراہیم آغا مجددی منیب فاروقی سے ملاقات

کوئٹہ؛ تیمور حسن (صوبائی جنرل سیکرٹری ATI بلوچستان)، فہد قیوم (ناظم ضلع کوئٹہ)، ثاقب رضا (پریس سیکرٹری ضلع کوئٹہ) کی خانوادہ مجدد الف ثانی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت ابراہیم آغا مجددی منیب فاروقی صاحب سے ملاقات، تنظیمی کام کے حوالے سے علماء مشائخ کے تعاون کی یقین دہانی۔

ضلع مظفر آباد کابینہ کا اجلاس

مظفر آباد، کشمیر: جموں کشمیر انجمن طلبہ اسلام ضلع مظفر آباد کا تیسرا کابینہ اجلاس زیرِ صدارت ناظم ضلع دانش جمیل مصطفائی منعقد ہوا۔ جنرل سیکرٹری ضلع مہر انس شکور اور کابینہ ممبران نے بھرپور شرکت کی۔

باغ آزاد کشمیر: جموں کشمیر انجمن طلبہ اسلام ضلع باغ کے زیرِ اہتمام حلقہ درود وسلام وسٹڈی سرکل کا اہتمام کیا گیا، جس میں طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

دورہ کشمیر کے دوران قائد طلباء مبشر حسین حسینی، ناظم کشمیر بیدار حسین، سابق سیکرٹری جنرل اسلم رضا، سابق سیکرٹری جنرل حسنین مصطفائی، جنرل سیکرٹری کشمیر تابان گردیزی، رکن مشاورت حمزہ سلطانی اور دیگر ساتھیوں کا گروپ فوٹو

شاعرِ انجمن کا نام ادیب رائے پوری (مرحوم) ہے، آپ نے ترانہ انجمن بھی لکھا۔

اخبار انجمن

انجمن طلباء اسلام جامعہ کشمیر کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی اور تربیتی نشست کا انعقاد، پریس سیکرٹری کشمیر احمد رضا مصطفائی، ناظم جامعہ کشمیر سید صعود گردیزی، ناظم ڈویژن مظفر آباد سجاد رشید اور دیگر رہنما طلباء کے ساتھ موجود ہیں

حویلی: انجمن طلباء اسلام کے زیر اہتمام گورنمنٹ ڈگری کالج میں حلقہ درود و تربیتی نشست کے مناظر

انجمن طلباء اسلام کامونکی کے زیر اہتمام امید سحر طلباء کنونشن سے مرکزی صدر برادر مبشر حسین، مرکزی ترجمان سید حسنین نوری، ناظم صوبہ جواد لودھی، جنرل سیکرٹری پنجاب شمالی برادر دانش وڑائچ، ناظم ضلع علی گجر، مراتب گجر و دیگر کا اظہار خیال۔

انجمن کا موجودہ مونوگرام چشتیاں کے احمد رضا کی تخلیق ہے۔

اخبار انجمن

انجمن طلبہ اسلام ہری پور ہزارہ کے زیر اہتمام نشست سے سابق مرکزی صدر قاضی عتیق الرحمن، برادر توصیف ہزاروی و دیگر اظہار خیال کرتے ہوئے۔

انجمن طلبہ اسلام جامعہ زرعیہ فیصل آباد کی طرف سے نئے آنے والے طلبہ کیلئے عشائیہ۔ مرکزی جوائنٹ سیکرٹری برادر کامران اکبر رضوی، ناظم جامعہ حافظ محمد حماد ارشد، جنرل سیکرٹری جامعہ جمشید ہاشمی، چیئرمین یونیورسٹیز کمیٹی عمیر اعوان، سابق ناظم جامعہ برادر عباس گجر، نائب ناظم عمیر گجر و دیگر رہنماؤں کی خصوصی شرکت

کوئٹہ کے تعلیمی اداروں میں انجمن طلباء اسلام کی ہمدرد سازی کے مناظر

انجمن طلباء اسلام کا پرچم سابق مرکزی سیکریٹری جنرل ریاض الدین نوری کا تجویز کردہ ہے۔

اخبار انجمن

اے ٹی آئی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کی عاملہ کا پہلا اجلاس ناظم جامعہ برادر محسن علی کی زیر صدارت انعقاد ہوا، جنرل سیکرٹری جامعہ برادر ذوہیب بھٹی بھی موجود۔

اے ٹی آئی بلوچستان کے صوبائی دفتر میں محمد صدیق آفتاب (صوبائی ناظم بلوچستان)، تیمور حسن (جنرل سیکرٹری بلوچستان)، فہد قیوم (ضلعی ناظم کوئٹہ) اور دیگر کا میٹنگ کے بعد گروپ فوٹو

گوجرانولہ میں انجمن طلباء اسلام کی جانب سے افواج پاکستان زندہ باد طلباء مارچ، مرکزی سیکرٹری نشرواشاعت سید حسنین نوری، ناظم ضلع محمد علی گجر و دیگر موجود

انجمن کے عام اجلاس کے لیے کورم 1/3 اور دستوری ترامیم کی منظوری کے اجلاس کے لیے 2/3 کا کورم ہونا ضروری ہے۔

خوف، امید اور دعا

ڈاکٹر محمد عبدالرحمن

اللہ پاک نے انسان کو تمام کمالات عطا کر کے پیدا فرمایا۔ زندگی کی زیبائش میں سب سے قرین وہ جلوہ ہے جسے پیدائش سے قبل ارواح کے بیچ تمام نگاہوں پر آشکار کیا گیا۔ زندگی کبھی اِس زندگی سے بالاتر اُس زندگی کے مشاہدات سامنے لاتی ہے جسے انسانی آنکھ دیکھے تو دنگ رہ جائے مگر اِس آنکھ میں اتنی طاقت نہیں ہوتی وہ جلوہ دل پر آشکار ہوتا ہے جو باطن کی آنکھ کو وا کر دیتا ہے۔ خوف غفلت سے ہے اور غفلت کا علاج ذِکر اللہ ہے، اللہ کی پناہ ہے۔ انسان دنیا میں آتا ہے، دنیا میں ظہور ہوتے ہی ایک خوف وارد آ جاتا ہے۔ کیا سانس مکمل لیا گیا؟ کیا سانس ساکن تو نہ تھی؟ زندگی حرکت میں ہو تو انسانی وجود اور موجود میں کوئی شے متحرک سے ساکن ہونے پر خوف دلاتی ہے ماسوا اسکے جسے اللہ نے ساکن رکھا ہو۔ پھر انسان دیکھتا ہے کہ ہر شے ایک وجد میں ہے۔ وجد کے کمال میں متحرک ہے۔ کچھ آ رہا ہے کچھ جا رہا ہے۔ کچھ کا نزول ہے کچھ کا صعُود ہے۔ اس تسلسل کو زندگی کا نام دے دیا گیا۔ زندگی خوف اور امید کے امتزاج میں گھلتی رہی۔ خوف کیا ہے؟ یہ کسی بھی مادے کا اپنی ہیئت سے نکل جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ وہ سانس ہے جو نہ سینے میں اٹکتا ہے نہ دل سے اُبلتا ہے۔ یہ وہ راکھ ہے جو جلتی ہے نہ بجھتی ہے۔ یہ وہ احساس ہے جو مکمل ہوتا ہے نہ ختم ہوتا ہے۔ یہ وقت کی وہ ساعت ہے جو زمانے کی دو حالتوں کے درمیان رہتی ہے، ماضی اور مستقبل۔ حال میں رہنے والا خوف سے آزاد ہے۔ لیکن حال بھی اصل حال نہیں ہے کیونکہ وہ بھی ماضی او مستقبل سے متصل خوف میں جکڑا ہوا ہے۔ خوف وہ چنگاری ہے جو دل میں بھڑکتی ہے اور مدھم مدھم جلتی رہتی ہے۔ سوالات کا ایک طوفان انسان کو اپنی لپیٹ میں لئے رکھتا ہے۔ کیا آنے والا کل میرے موافق ہوگا؟ کیا جو گزر گیا اسکے اثرات آنے والے کل پر کم دبیز ہوں گے؟ کیا اُمید کا دیہ اس جلتی ہوئی چنگاری سے زیادہ روشن ہوگا؟ خوف! کچھ چھن جانے کا خوف! جو آج ہے کل نہ ہوا تو پھر؟ جو بیت گیا وہ پھر سے واپس آ گیا تو پھر؟ جو کچھ آج تک نہیں ہوا وہ ہو گیا تو پھر؟ امتحان دیا ہے کامیابی نہ ملی تو پھر؟ وہ جن سے بچ رہے ہیں انکا سامنا ہو گیا تو پھر؟ غور کریں تو معلوم ہوگا خوف وہ سب ہے جو نہیں ہوا لیکن انسان اس وسوسے میں ہے کہ اگر ہو گیا تو۔ "اگر" مایوسی سمیت خوف کی تعریف ہے۔ زندگی کے محور میں جب خوف لاحق ہوتا ہے تو سانس اٹک کر رہ جاتی ہے۔ لگتا ہے سانس لے رہے ہیں مگر محسوس نہیں ہوتا۔ خوف کھانے والے سے بھوک اور ہنسنے والے سے مسکرانا بھی چھین لیتا ہے۔ آگہی والے کی سمجھ بوجھ کھو جاتی ہے۔ جانے آنے والا ذہنی پسماندگی کا شکار ہو جاتا ہے۔ دل کو کہیں اٹھا کر لے جائیں دل نہیں لگتا۔ انسان کہیں چلا جائے خوف اسکے ساتھ ہے پیچھا نہیں چھوڑتا۔ میں کشتی میں ہوں اگر ڈوب گیا تو۔ میں بلندی پر ہوں اگر گِر گیا تو۔ میں زندہ ہوں اگر مَر گیا تو۔ اس "تو" کا جواب انسان کے اپنے پاس موجود ہے۔ کہ اس "تو" کے پار انسان کی منزل ہے۔ جو دنیا میں آیا ہے اسے جانا ہے۔ زندگی کا آخر موت ہے اور خوف سے آگے فنائیت ہے۔ خوف کو خوف ختم نہیں کر سکتا خوف کا دامن اُمید سے بندھا ہوا ہے۔ امید کے آنے سے خوف جاتا رہتا ہے اور امید کا رشتہ دعا سے منصوب ہے۔ اُمید نویدِ بہار ہے۔ یہ کائنات میں سرسبز باغ کی طرح دکھائی دیتی ہے اللہ والے جب اللہ کی راہ پر پہلا قدم رکھتے ہیں تو نفس اور شیطان اسے خوف دلانے کو منہ زور ہو جاتے ہیں۔ سالک کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی اسکا تعاقب کر رہا ہے، جیسے کوئی ماورائے دنیا اسے گِرا دے گا۔ ایک مقام پر سالک سوچتا ہے اگر کوئی مجھے گِرا بھی دے تو کیا ہوگا؟ اللہ والے اللہ کی راہ پر قدم جما کر کھڑے ہوتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ دنیا و آخرت میں طاقت کا سرچشمہ صرف اللہ کی ذات ہے اور وہ اللہ کے حصار میں ہیں۔ جس کے ساتھ اللہ ہو کوئی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ والوں کو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوتا۔ "جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔" دُعا خوف کی رات میں روشن دن کا پیغام ہے۔ یہ دل کی تسلی ہے، ذہن کا سکون ہے۔ یہ امید کی وادی میں تازہ ہوا کا جھونکا ہے۔ دعا خوف کو مٹا کر انسان کو امید کی ناؤ میں سوار کر دیتی ہے۔ اللہ کا ذکر خیالات کا محافظ ہے۔ جس کے خیال میں اللہ ہے اسکے تصور میں کوئی اور نہیں آ سکتا۔ خوف محض خیال کی اڑان ہے جسے اللہ کے ذکر اور خیال سے موڑنا پڑتا ہے۔ نہ زندگی آگے سے پیچھے ہو سکتی ہے نہ کوئی آسمان کو زمین سے بدل سکتا ہے مگر جسے اللہ چاہے۔ یقین خوف کو ختم کر دیتا ہے۔ اللہ والے کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے تو اللہ کا اور تقویٰ ہے تو اللہ کا۔ حالات و واقعات سے زندگی نہیں بدلتی۔ زندگی اپنا رُخ اللہ کی جانب موڑ دینے سے بدلتی ہے۔ "غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فکر نے حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو ہر غم سے نکال دیا۔ انسان کی بھلائی خود کو فکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈھال دینے میں ہے۔ دم بدم جب تک سانس ہے تب تک موقع ہے۔ انسان خوف کو توبہ سے دور کر سکتا ہے وگرنہ قبر میں لفظ کاش باقی رہ جائے گا۔ اُس مٹی کے چہرے کو ڈھانپنے سے قبل خود کو اس خوف سے آزاد کرنا اللہ کے راستے پر چلنے سے ممکن ہوتا ہے۔ "مرنے سے پہلے مر جاؤ" یہی فکرِ آخرت ہے۔ دعا کہ اللہ پاک اپنے سوا ہر خوف سے نجات عطا فرما۔ ہمیں دین کا صحیح فہم اور سمجھ عطا فرما کر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے پر چلا دے کہ یہی نجات اور فلاح کا راستہ ہے۔ اللہ پاک ہم سب کے حامی و ناصر ہوں۔ آمین!

زندگی حرکت میں ہو تو انسانی وجود اور موجود میں کوئی شے متحرک سے ساکن ہونے پر خوف دلاتی ہے ماسوا اسکے جسے اللہ نے ساکن رکھا ہو۔ پھر انسان دیکھتا ہے کہ ہر شے ایک وجد میں ہے۔ وجد کے کمال میں متحرک ہے

انسان کی بھلائی خود کو فکرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈھال دینے میں ہے۔ دم بدم جب تک سانس ہے تب تک موقع ہے۔ انسان خوف کو توبہ سے دور کر سکتا ہے وگرنہ قبر میں لفظ کاش باقی رہ جائے گا۔ اُس مٹی کے چہرے کو ڈھانپنے سے قبل خود کو اس خوف سے آزاد کرنا اللہ کے راستے پر چلنے سے ممکن ہوتا ہے۔ "مرنے سے پہلے مر جاؤ" یہی فکرِ آخرت ہے۔

انجمن کے پہلے تنظیمی رسالے کا نام ''پیغام'' تھا۔ جبکہ موجوہ نام نوائے انجمن ہے۔

پاکستانی معاشرہ اور دن بدن

بے حیائی کا فروغ

نامور اور معتبر عالم دین مفتی منیب الرحمٰن کے ایک طویل مضمون سے اقتباس

قرآن وسنت میں بے حیائی کے کاموں سے بچنے اور حیا کی تلقین کی گئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا کہ اس سے حیا کرنے کا حق ہے، صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: حیا کا حق یہ نہیں جو تم نے سمجھا ہے، اللہ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ تم اپنے سر اور اس کے ساتھ جتنی چیزیں ہیں ان سب کی حفاظت کرو اور اپنے پیٹ اور اس کے اندر جو چیزیں ہیں، ان کی حفاظت کرو اور موت اور ہڈیوں کے سڑ جانے کو یاد کرو اور جسے آخرت کی چاہت ہو وہ دنیا کی زینت کو ترک کردے، پس جس نے اسے پورا کیا تو حقیقت میں اُسی نے اللہ تعالیٰ سے حیا کی جیسا کہ اُس سے حیا کرنے کا حق ہے، (ترمذی: 2458)''۔ صفتِ حیا فطرتِ سلیمہ کو جانچنے کی ایک کسوٹی ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''لوگوں تک گزشتہ نبیوں کا جو کلام پہنچا، اس میں یہ بھی مذکور تھا: جب تم میں حیا نہ رہے تو پھر جو چاہے کرو، (بخاری: 6120)''۔ حیا ایمان کا ایک اہم شعبہ ہے، احادیث مبارکہ میں ہے: (۱) ''ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے، (بخاری: 9)''، (۲): ''حیا ایمان کا حصہ ہے اور اہلِ ایمان جنت میں ہوں گے، بے حیائی ظلم ہے اور ظالم جہنم میں جائیں گے، (ترمذی: 2009)''۔ اللہ تعالیٰ نے حیا کا ملکہ اور اس کی استعداد روزِ اول سے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کی جبلت میں پیوست فرمائی تھی، چنانچہ جب حضرت آدم وحوا علیہما السلام کو اغوائے شیطان کے باعث بے لباس کردیا گیا تو اس کی بابت قرآن کریم میں ہے: ''پھر شیطان نے فریب سے اُنہیں (اپنی طرف) مائل کرلیا، پس جب اُنہوں نے اس درخت سے چکھا تو ان کا ستر ان پر منکشف ہوگیا اور وہ اپنے جسموں کو جنت کے پتوں سے ڈھانپنے لگے اور ان کے رب نے ان سے پکار کر فرمایا: کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور تم دونوں سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ بے شک شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے، (الاعراف: 22)''۔ الغرض مُرورِ زمانہ سے صورتیں بدلتی رہتی ہیں، لیکن اولادِ آدم کے خلاف شیطان کا حربہ آج بھی وہی ہے جو ابتدائے آفرینش سے تھا کہ اُسے بے لباس کردے، برہنگی، بے حجابی اور بے حیائی کے کاموں میں مبتلا کردے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''جب کسی قوم میں علانیہ طور پر بے حیائی فروغ پاجائے تو اُن پر طاعون کو مسلّط کردیا جاتا ہے اور ایسی بیماریوں میں انھیں مبتلا کردیا جاتا ہے جن کا پچھلی قوموں نے نام تک نہیں سنا ہوتا، (ابن ماجہ: 4019)''۔ اخلاق باختگی اور حیا سوزی کی وبا بھی جسمانی وباؤں کے مقابلے میں کچھ کم ہلاکت خیز نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے! یہ اُمت اُس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک وہ سرِ عام عورت سے بدکاری کے ارتکاب کو نہ دیکھ لے، (اور اس وقت) اُن میں بہترین لوگ وہ کہلائیں گے جو کہیں گے: کاش! تم نے یہ جرم پردے کے پیچھے کیا ہوتا، (مسند ابویعلیٰ: 6183)''۔ گزشتہ برسوں میں بدفعلی اور بدکاری کے پروگراموں کو نہایت نمایاں کر کے نشر کیا جاتا رہا، خاص طور پر کم عمر بچیوں کے واقعات کو بار بار نشر کیا جاتا رہا، اس سے شعوری عمر میں داخل ہونے والے نوخیز لڑکے اور لڑکیاں متاثر ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں جنرل پرویز مشرف کے دور میں اچانک جدید میڈیا کا بازار سجا، اب تو مختلف زبانوں میں نجی ٹیلی ویژن چینلوں کی تعداد پچاس سے زائد ہوگی۔ مغربی دنیا میں ارتقائی عمل سے گزرتے ہوئے جدید میڈیا یا موجودہ دور تک پہنچا، لیکن ہمارے ہاں ایسا لگتا ہے کہ پلک جھپکتے ہی میڈیائی انقلاب برپا ہوگیا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے بچہ پیدا ہوتے ہی بالغ ہوگیا ہو، اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلیلہ میں سے ایک ''رَبّ'' ہے، ربوبیت کے معنی ہیں: ''کسی چیز کو نقطۂ آغاز سے لے کر بتدریج مرتبۂ کمال تک پہنچانا''، انسان کی تخلیق میں بھی قدرت نے اپنی شانِ ربوبیت کی جلوہ گری فرمائی اور اس کے متعدد تخلیقی مدارج قرآن کریم میں بیان فرمائے، پیدائش کے بعد پھر تدریجی ارتقائی عمل سے گزار کر کامل الخلقت انسان بنانا، اس کے لیے قرآن کریم میں فرمایا: ''حَتّٰی بَلَغَ اَشُدَّہٗ'' (حتیٰ کہ جب وہ اپنی پوری قوت کو پہنچا)، اسی طرح جسمانی بلوغت کے ساتھ ساتھ جنسی بلوغت بھی ارتقائی مراحل سے گزرتی ہے، اللہ تعالیٰ کی صفات میں ایک صفت ''حکیم'' بھی ہے اور عربی کا مقولہ ہے: ''حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا''، جب اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے حکیم بولا جائے تو اس کے معنی ہوں گے: ''ایسی دانش کہ جس کی کوئی حدّ وانتہا نہیں ہے''۔ ہماری عاجزانہ گزارشات کا مقصد یہ ہے کہ میڈیا مالکان، پالیسی سازوں، پروگرام ڈائریکٹرز اور اینکر پرسنز کے لیے تربیتی نشستوں کا اہتمام ہونا چاہیے، جن میں انہیں وطن عزیز کی دینی، اخلاقی اور معاشرتی اَقدار کا شعور دیا جائے اور ماہرینِ نفسیات کا بھی اس میں کردار ضروری ہے کہ کسی سانحے، حادثے یا جرم کو کس طرح پیش کیا جائے کہ ہماری نئی نسل اس کے برے اثرات سے ممکن حد تک محفوظ رہے۔ اسلام نے اخلاقی مفاسد اور جرائم کے سدِّ باب کے لیے مقاصدِ شرعیہ میں ''سدِّ ذرائع'' کی حکمت کو اختیار کیا ہے اور اس کی شریعت میں کئی مثالیں موجود ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بعض اوقات دین کی عظیم تر حکمت کی خاطر مستحب اور اَولیٰ کام کو بھی ترک فرمایا ہے، بعض اوقات کسی رخصتِ شرعی پر عمل کرنے میں صحابۂ کرام کو تحفظ یا تردُّد ہوتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے رخصتِ شرعی کو مشروع کرنے کے لیے خلافِ اَولیٰ کام بھی کیا، یہ بحیثیتِ شارع آپ ﷺ پر واجب تھا، جیسے سفرِ جہاد میں عصر کے بعد سرِ عام رمضان کے روزے کو توڑنا۔ آج ہمیں جو مسئلہ درپیش ہے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ احتیاطی حکم جاری فرمایا: ''جب تمہاری اولاد سات سال کی ہوجائے تو نہیں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو ان کے بستر الگ کردو، (سنن ابوداؤد: 496)''۔ غور کا مقام ہے کہ جب بہنوں اور بھائیوں کے بارے میں بھی رسول اللہ ﷺ نے اتنی احتیاط برتنے کی تعلیم فرمائی ہے، تو اجنبی نوجوانوں، لڑکوں اور لڑکیوں کا بے حجاب اختلاط اور بے تکلفی کس قدر اخلاقی مفاسد کا سبب بنے گا۔

steadfastness and prayer, for God is with the steadfast]".Quran 2:153[

Allah the Merciful points out these two important sources of solace in turbulence: patience and prayer. Without these two essential aspects, we will be overpowered by negative emotions. If you have never tried this before, next time you feel lost, vulnerable, or depressed, try this out and see the difference it makes.

4. "Keep up the prayer and pay the prescribed alms. Whatever good you store up for yourselves, you will find it with God: He sees everything you do]".Quran 2:110[

According to this inspirational Quranic verse, Allah the Merciful reveals the importance of doing good deeds in all the situations. Every Muslim must have firm belief that nothing good will go waste. Allah Almighty will eventually reward us for our good deeds. Whether we remember or not, His angels keep record of whatever good we do. Sometimes we realize the outcome of our good deeds in this world and at times the reward is reserved for the hereafter.

5. "For God is with those who are mindful of Him and who do good]".Quran 16:128[

If we feel ourselves alone, we shouldn't lose heart as God is omnipresent and constantly watching us. This inspirational verse will comfort us in distress. Allah the Merciful mentions that He will always be with those who do good, no matter what happens. Just keep doing good to others and Allah will take care of us in adverse circumstances.

6. "Be steadfast: God does not let the rewards of those who do good go to waste".]Quran 11:115[

Allah loves those who are steadfast, as our faith tends to dwindle in trying situations. Allah the Merciful will definitely reward those who try their best to stay on the right path. Let this be a reminder for us to be more consistent in our deeds. Perseverance and devotion are two keys to success in any field we choose.

May Allah Almighty bless us with vision and strength to make our and others' life better in the light of His abiding message to mankind. May we be immersed in the love of the Prophet ﷺ, the ultimate role model for humanity! Aameen

وابستگان انجمن کیلئے

عظیم خوشخبری

مکتبہ انجمن بحال ہو چکا

نصاب انجمن، نیا ترمیم شدہ لٹریچر، ترانے، پرچم، میڈل، بیجز، انٹرو کارڈ، ہمدرد کارڈ (فارم) اور نوائے انجمن کی اشاعت ہو رہی ہے۔ جبکہ بالخصوص لکڑی پر پر تیار کردہ سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مونوگرام تیار کیا گیا ہے جسکی قیمت ڈلیوری چارجز سمیت صرف **1000** روپے رکھی گئی ہے اس سے حاصل ہونے والی آمدن سے مکتبہ انجمن کو خود کفیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انجمن کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے لکڑی پر تیار کردہ سیدی یا رسول کا مونوگرام خود بھی خریدیں اور حلقہ احباب کی توجہ بھی اس جانب مبذول کروائیں تعاون کریں۔ نوٹ: دفاتر و اداروں میں لگانے کے لیے انجمن کے نام کے بغیر والا مونوگرام بھی موجود ہے۔

رابطہ: سید حسنین نوری

مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت و نگران مکتبہ انجمن

0331 6465156,0307 6465156

سانحہ ارتحال

انجمن طلباء اسلام پاکستان کے سابق مرکزی سیکرٹری جنرل

محمد سہیل شمیم صدیقی

اور رکن انجمن و سابق جوائنٹ سیکرٹری

برادر بلال صفدر کھچی کے

والد محترم

گذشتہ دنوں رحلت فرما گئے۔

قارئین نوائے انجمن، کارکنان انجمن اور دیگر احباب سے ان کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی اور تعزیتی اجلاس کے انعقاد کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

ultimate abode in the hereafter. He needs to earn his way through thick and thin for he has been commanded by Allah Almighty to strive for sustenance but not undermine his role as divine vicegerent on earth. The fine equilibrium between material success and spiritual bliss should be the greatest motive for a young Muslims, especially the members of Anjuman Talaba Islam. They should be self-reliant, skillful and proactive as well as staunch Muslim exhibiting full faith in universal appeal of Islam and finality of divine message encompassed in the Holy Quran. From this perspective, our dearest Prophet ﷺ is undoubtedly theepitome of inspiration and guidance as he received divine injunctions directly from Allah to teach us its intrinsic wisdom and cleanse our soul of diabolical impurities.

One of the important aspects of psychological inspiration is the belief in authenticity of the examples/stories presented by the motivational speakers. Humans tend to bypass the ideas/action plans which they cannot adopt or execute for one or other reason. Similarly, in case the credibility of the motivator/guide is questionable, nobody would pay heed to his ideology of worldly achievements .No matter how hard he tries or what gift of the gab he carries, he cannot bring his listeners round to his viewpoint as the latter are subconsciously averse to his personality or ideology. In order for psychological motivation to become effective and sustainable, it has to be marked with universally acclaimed examples and endorsed by a role model widely regarded as truthful, considerate and sagacious.

The Quran and its Possessor ﷺ come across as perfect sources of inspiration for human beings in general and the Muslims in particular. In the entire history of mankind there has never been such life changing message as is brought forth in the form of the Quran by our dearest Prophet. We, therefore, need not let our minds bombarded by fancy ideas of life coaches and waste our time in wild goose chase. There are countless books with the tags "self-help," "psychology" and "personal growth" available online for the young itching to conquer the world with sheer determination .Having gone through many of those books, I came to realize that the authors usually pick up one aspect of human psychology and reinforce it with multiple real life examples and quotes of eminent figures. It may take us 2-3 sentences to describe the gist of self-help type books.

If we go through the Quran, we will have scores of motivational messages scattered like pearls for the seekers of success in both the worlds. We shouldn't spend hours reading a book only to get deluded by moonshine of 'instant personal growth.' The best strategy for us has been specified by Allah Almighty in the first verse of Surah Baqra which guarantees ultimate success for the believers. Allah says": This is the book wherein there is no doubt, a guide for the righteous. Those who believe in the unseen, and perform the prayers, and give from what We have provided for them)" Al-Baqra verse 2-3.(

Hence it is more important to act upon divine message than merely receive it just like the deaf and the blind. Let's enlighten our mind and heart with revealed inspiration in the form of verses of the Quran and start our journey from darkness to light.

1. "God does not burden any soul with more than it can bear]".Quran 2:286[

The burden of life may seem too much for us to handle sometimes, but remember that Allah the Merciful believes that we can get through it. He has, in fact, provided us a chance to realize out latent potential and utilize our intellectual/emotional strength for personal growth.

2. "So truly where there is hardship there is also ease]";Quran 94:5.[

This verse is particularly relevant to those who are presently undergoing an overwhelming hardship, but Allah Promises that every hardship will indeed culminate into ease. Remember that hardships which don't break us will eventually make us stronger. It is our belief in the truth of divine message that keeps us going through thick and thin.

3. "You who believe, seek help through

THE HOLY QURAN *as* ULTIMATE MOTIVATION

by:
Prof. Shahid Raza
(Ex Voice President ATI)

The Holy Quran as Ultimate Motivation
Since man's coming of age vis-à-vis social behavior the value of emotional equilibrium, intellectual composure and psychological fitness have gained the attention of life coaches, motivational speakers and business consultants. From a bird's eye view of social media such as YouTube, Facebook, Twitter etc we can assess the impact made on the youth by motivation gurus. There are scores of YouTube channels exclusively meant for transformation of the depressed, disoriented youth into dynamicand self-motivatedindividuals uninfluenced by any kind of adverse circumstances. Given all the inspirational videos, books, blogs and workshops accessible to the modern youth, can we assume that general anxiety, pointlessness and moral bankruptcy rampant in the society will vanish? The answer is big 'No'as the efficacy and applicability of motivational stuff can neither be evaluated through scientific method nor sustained through intermittentretelling ofinspirational stories. Despite all the fiery speeches of professional motivators getting viral on social media, no significant change seems taking place in academic, professional and social circles.

Exponential increase in the viewership of motivational channels reveals a paradoxical spectacle. With everyday passing the demands of motivational speakers has been multiplying which means that more and more people are inclined to seeking emotional/mental help betraying the ineffectuality of the same. Apparently, the demand of something either remains still or comes down if it stays for long in the market and becomes trite. The more we seek for personal grooming the more we get distractedas conflicting approaches of so-calledlife coaches neutralize the effect of one another.

As grass always looks greener the other side of pasture, so is the rosy picture of life painted in multiple colors by motivational gurus. They always tell us success stories marked with journey from rags to riches, ascension to highest place of eminence from lowliest dungeons of daily wagers and rising like phoenix from the ashes of indescribable failures. They never recount the tales of failures, the incidents of moral and emotional collapse in the face of adversity, the inhumane treatment meted out to the aspirants once they fail to come up to the expectations of their bosses and some unforeseen, uncalled for onslaught of disease that pulls the earth from beneath our feet and leaves us hurtling into the abyss of hopelessness.Simply put, when nothing stays in sight for long, the pursuit of certainty becomesdelusional and leads the aspirants to intellectual and emotional vacuum.

There is intrinsic connection between meaning of success and recipe of success. If one relates riches to success, he will vouchsafe for business or self employment and will be invited by institutes of business management to deliver the mantra of success to budding entrepreneurs. On the other hand, the advocates of spiritual contentment, emotional harmony and metal peace will outrightly condemn cut-throat professional rivalry sapping the soul of man. Between these two extremes lies the journey of a Muslim who can neither shun worldly needs for ascetic life nor does he like to lose sight of